

# کلمات الٰہی مقدسین جو احقر پاکارے

مفت محمد رفیع امجد مدظلہ العالی

حضرت عالمگیری رحمۃ اللہ علیہ کا تالیفی مجموعہ

عطار کی کتب خانہ - G.K.2/44 شہید مجید ٹکڑا بازار  
کراچی - پاکستان فون: 0300-8229655  
0300-9249827

عطاری پبلشرز

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف کا بیان اور ان کے بیان کا زبان کے ساتھ اظہار ممکن ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ فصیح و شیریں بیان دوسرا پیدا ہی نہ فرمایا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! نہ تو آپ کہیں باہر تشریف لے گئے اور نہ لوگوں میں نشست و برخاست رکھی پھر آپ ایسی فصاحت کہاں سے لے آئے۔ آپ نے فرمایا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی لغت اور اصطلاح جو ناپید اور فنا ہو چکی تھی اُسے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام لیکر آئے جسے میں نے یاد کر لیا ہے نیز آپ نے فرمایا:-

## ادبی ربی فاحسن تادیبی

میرے رب نے مجھے ادب سکھایا تو میرے ادب کو بہت اچھا کر دیا۔

عربیت کا وہ علم جو زبان عرب اور اس کی فصاحت و بلاغت سے تعلق رکھتا ہے اسے ادب کہتے ہیں۔ نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری نشوونما قبیلہ بنی سعد بن بکر میں ہوئی ہے۔ یہ آپ کی دائی حلیمہ سعدیہ کا قبیلہ ہے۔ بنی سعد کے لوگ پورے عرب میں سب سے زیادہ فصیح اللسان تھے۔ اور یہ جو منقول ہے کہ آپ نے فرمایا، میں ضاد کو اس کے مخرج سے ادا کرنے میں اس سے زیادہ فصیح ہوں جو ضاد کو ادا کرتا ہے۔ اگرچہ اس حدیث کی صحت میں بعض اپنی مقرر کردہ اصطلاح حدیث کے تحت کلام کرتے ہیں لیکن اس کے معنی صحیح ہیں، حاصل کلام اس طرف راجع ہے کہ آپ نے فرمایا میں تمام عرب میں فصیح ہوں کیونکہ حرف ضاد، عرب کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔ دنیا کی کسی دوسری زبان میں یہ حرف نہیں ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اہل عرب میں ایک بھی ایسا نہیں ہے جو اس حرف کو کما حقہ ادا کر سکے۔ اس حرف ضاد کا مخرج داہنے یا بائیں اضر اس یعنی عقل داڑھ ہے۔ کہتے ہیں کہ بائیں طرف سے اس کی ادائیگی زیادہ آسان ہے۔ لیکن صحابہ کبار میں سے کچھ حضرات اس کا دونوں جانب سے اخراج کرتے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوب واضح اور مفصل کلام کے ساتھ تکلم فرماتے تھے اور جدا جدا ان کلمات کو گنا جاسکتا تھا۔ آپ ایک کلمہ کی تین تین بار تکرار فرمایا کرتے تھے تاکہ خوب سمجھ لیا جائے۔ یہ تکرار گفتگو کے ابہام و اشتباہ کو دور کرنے کیلئے ہوتی ہوگی ورنہ آپ ہر بات اور ہر کلام میں ایسا نہ کرتے ہوں گے۔

امام زر قانی نے فرمایا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان اقدس نہایت پاکیزہ اور علم و ادب، فصاحت و بلاغت، حق و صداقت اور لطف و محبت کا منبع و مظہر تھی۔ آپ کا کلام شیریں، حق و باطل میں فرق کرنے والا، واضح اور مبین اور ہر قسم کے عیوب یعنی افراط و تفریط، جھوٹ، غیبت، بد گوئی اور فحش کلامی وغیرہ سے منزہ اور پاک تھا۔ گویا آپ کا کلام لڑی کے موتی ہیں جو گر رہے ہیں۔ (زر قانی، صفحہ ۹۹)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے کسی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ خوش آواز نہیں دیکھا علاوہ خوش آواز کے آواز میں ایک دلنشین بلندی تھی۔ جو ہر بڑے مجمع میں یکساں سب تک پہنچتی۔

باوجود یہ کہ آپ نے کسی درس گاہ میں بیٹھ کر تعلیم حاصل نہ فرمائی تھی مگر زبان میں وہ تاثیر تھی کہ فصحاء عرب بھی دنگ ہو گئے۔ ادھر ایک جملہ نکلا اُدھر ہزاروں جانی دشمن بندے اور غلام ہو گئے۔ احادیث میں تو اتر کے ساتھ یہ بات آئی ہے کہ ”آپ نہایت فصیح و شیریں بیان تھے جو کوئی آپ کا کلام سنا دیوانہ ہو جاتا۔“

مواہب میں ہے کہ ”حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لب مبارک اللہ کے تمام بندوں سے اچھے تھے۔ عادت شریفہ یہ تھی کہ لب اور دہانہ اچھی طرح کھول کر فصاحت و وضاحت سے گفتگو فرماتے۔ یعنی کلام کے وقت یہ معلوم ہوتا کہ منہ سے نور برس رہا ہے۔ غرض یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گفتگو کریمانہ ایسی اثر انداز ہوئی کہ انہیں اسلام قبول کرنا پڑا۔ یا کم از کم آپ کی فصاحت و بلاغت آگے ہتھیار ڈالنے پڑے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا ۔

ترے آگے یوں ہیں دبے لے فصحا عرب کے بڑے بڑے  
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں



## فصاحت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مخالفین کو اعتراف

فقیر ذیل میں چند نمونے پیش کرتا ہے جن سے واضح ہو گا کہ فصحاء عرب نے کیسے آپ کی فصاحت و بلاغت کے سامنے ہتھیار ڈالے حالانکہ وہ اپنی فصاحت و بلاغت پر نازاں تھے۔

حضرت ابن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف سیرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں لکھتے ہیں:-

ایک دن سردارانِ قریش اس دور کی بڑی شخصیت عتبہ بن ربیعہ کے ساتھ مسجد حرام میں مصروف گفتگو تھے اسی وقت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مسجد حرام کے ایک گوشہ میں تنہا تشریف فرما تھے۔ عتبہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اکیلے بیٹھے ہیں مناسب ہو تو میں ان سے گفتگو کروں چند تجاویز ان کو پیش کروں شاید کہ ان کا دم خم نرم پڑے جائے اور ان کے دل میں ہمارے دین اور ہمارے معبودوں کی برائی کا جو جذبہ ہے اس میں کمی آئے اور ان کی تبلیغ سے ہماری قوم میں جو انتشار و افتراق ہو رہا ہے وہ دُک جائے۔ کفارِ قریش نے اس کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے کہا مناسب ہے۔

چنانچہ عتبہ اپنی جگہ سے اٹھا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا کہنے لگا، محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کی ذات ہمارے لئے معزز و مفخر ہے آپ ہماری بزرگ ترین شخصیت ہیں لیکن آپ نے ایک نئے دین کی بنیاد ڈالی ہے ہماری قوم میں آپ کی توجہ سے تفرقہ پڑ گیا ہے۔ قریش کے لوگ آپ کی تعلیمات سے پر اگندہ خاطر ہوئے ہیں کیونکہ آپ ہمارے دین کو تباہ کر رہے ہیں اور ہمارے بڑوں کو برا کہہ رہے ہیں قریش کے لوگ آپ سے رنجیدہ ہیں اور آپ کے بارے میں برائی سے سوچ رہے ہیں اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو قریش سے جمع کر کے آپ کو اتنی دولت دیں گے کہ تمام عرب میں آپ سے زیادہ کوئی مالدار نہ ہو گا۔ اگر آپ جاہ و حشمت کے طلب گار ہیں تو قریش کے تمام سردار روزانہ آپ کی خدمت میں حاضری دے کر آپ کے احکام پر عمل کریں گے۔ اگر حکومت آپ کا مقصود ہے تو ہم کو اپنا بادشاہ تسلیم کر کے آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے اور آپ کے زیر فرمان آجائیں گے اور اگر آپ پر کوئی برا خیال غالب ہوا ہے اور آپ وسوسوں کا شکار ہوئے ہیں اور آپ ان کو دور نہیں کر سکتے تو ہم دنیا کے قابل ترین حکیموں کو جمع کر کے آپ کا علاج کرا دیں اور جو طریقہ بھی ممکن ہو وہ اختیار کر لیں اور اس کام میں ہم آپ کی رضا کے مطابق عمل کرنا چاہتے ہیں آپ ہمارے معاملات میں درگزر کریں ہمارے دین اور ہمارے معبودوں کے معاملات میں تعرض نہ کریں۔

جب عتبہ اپنی گفتگو کے درمیان خاموش ہوا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے معلوم فرمایا، عتبہ تمہاری بات مکمل ہو گئی اور جو کچھ تمہیں کہنا تھا کہہ چکے تو عتبہ نے کہا ہاں میری بات مکمل ہو گئی تو آپ نے فرمایا عتبہ اب تم اپنی بات کا جواب سنو جو میں کہتا ہوں عتبہ نے کہا فرمائیں۔ اس وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ حَمْدٌ ۝ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ کَثَبٌ فَضِلْتُ اَیُّثُہُ قُرَآنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِیْرًا وَ نَذِیْرًا ۚ فَاعْرِضْ اَکْثَرُھُمْ فَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝ (پ ۲۴- سورۃ حم السجدہ: ۴ تا ۸)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔ حم یہ ربِّ کریم رحمن ورحیم کا نازل کردہ (کلام) ہے یہ وہ کتاب (قرآن) ہے جس کی آیتیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں عربی زبان میں صاحبان علم کیلئے خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا ہے ان کے اکثر لوگوں نے منہ پھیر لیا تو وہ نہیں سنتے۔

جب عتبہ نے زبانِ نبوت سے یہ آیات سنیں تو وہ حیران و ششدر رہ گیا اور خاموش بیٹھا سنا رہا یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کیا اور سجدے سے فارغ ہو کر عتبہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا عتبہ تُو نے سنا؟ کہنے لگا بیشک میں نے (آیات قرآنی کو) سنا۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کام کیلئے میں مبعوث ہوا ہوں وہ قرآن کی تلاوت اور تم لوگوں کو ایمان کی دعوت دینا ہے اگر اس دعوت کو قبول کر کے تم ایمان لے آؤ تو ہمیں نہ تو تمہارے مال سے غرض ہے نہ تمہارے جاہ و منصب سے اور اس کے علاوہ ہماری تم سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اور اگر تم ہماری تبلیغ کی طرف توجہ نہ دو اور ایمان نہ لاؤ اور ساری دنیا ہمارے قدموں میں ڈال دو تو ہمیں اس سے کوئی سروکار نہ ہو گا البتہ ہم روزانہ اپنی کوششوں میں اضافہ کرتے رہیں گے اور زیادہ تن دہی سے اس کام کو انجام دیں گے۔

**فائدہ:-** یہ ہے استقامت جس کیلئے کہا جاتا ہے: ”الاستقامۃ خیر من الف کرامۃ“۔

## عتبہ پر کفار قریش کا لعن و طعن

عتبہ عقلمند آدمی تھا یہ باتیں سن کر سمجھ گیا کہ جیسا میں نے سوچا تھا اس طرح کام نہیں بنے گا اور جو کچھ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے وہ حق ہے محالات اور باطل امور کی اس میں گنجائش نہیں ہے اور یہ بات اس پر متحقق ہو گئی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت اسلام سے مقصود کوئی دنیاوی غرض نہیں ہے لہذا وہ وہاں سے اٹھ کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس چل دیا۔ جب قریش مکہ نے اسے اپنی جانب آتے دیکھا تو اس کے چہرے کو دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ جب وہ یہاں سے گیا تھا اس وقت اس کی حالت کچھ اور تھی اور اب کچھ اور ہے۔ کہنے لگا خدا کی قسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے عتبہ کو فریفتہ کر لیا اور عتبہ کی کیفیت بدل گئی ہے جب عتبہ کافروں کی ٹولی میں آکر دوبارہ بیٹھا تو لوگوں نے پوچھا ابو الولید کیا کر آئے؟ کہنے لگا کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے جو باتیں سن کر آیا ہوں ایسی باتیں میں نے آج تک کسی سے نہیں سنی یعنی آیات قرآنی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کلام نہ تو شعر ہے اور نہ سحر نہ کانہوں کی گفتگو نہ افسوس گروں والی بات نہ عورتوں کے جھوٹ کے مثل اب تم لوگوں کو ایک نصیحت کرتا ہوں اس کو سنو اگر اس پر عمل کرو گے تو میں تمہارے نقصان کی ذمہ داری لیتا ہوں اور میں اس نقصان کا جواب دہ ہوں گا۔ لوگوں نے کہا بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو؟ عتبہ نے کہا میں نے توجہ سے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی باتیں سنی ہیں اور ان کے کام کو دیکھا ہے میں اس کو درست اور نیک سمجھتا ہوں اور اس سے مقصود انہیں نہ تو حصول مال ہے نہ جاہ و منصب و سلطنت ان کا مقصد تو دوسرا ہے وہ جس طرح تمہیں مخاطب کرتے ہیں اور اپنے دین کی جانب بلا تے ہیں اسی طرح وہ عرب کے دوسرے قبائل کے ساتھ کرتے ہیں (یعنی کوئی امتیازی کیفیت نہیں اختیار کرتے) میرا مشورہ یہ ہے کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو نہ ان سے تعرض کرو نہ دشمنی نہ ان کے ساتھ بھلائی کرو نہ برائی اور ان کا کام دو حال سے خالی نہیں یا تو قبائل عرب ان کی دشمنی پر آمادہ ہو کر ان کی مخالفت پر اتر آئیں گے اور انہیں ختم کر دیں گے اس طرح دوسروں کی کوشش سے تمہارا کام بن جائے گا اس طرح ہمارے آپس کے قبائل میں دشمنی نہیں پڑے گی کیونکہ اگر تم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو قتل کرو گے تو بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب ان کے انتقام کیلئے تمہارے مقابلہ پر اٹھ آئیں گے اور آپس میں فتنہ و عداوت پھیل جائے گا اور اگر وہ تمام عرب پر غلبہ حاصل کر لیں گے اور تمام قبائل عرب کو مسخر و مطیع کر لیں گے تو انہیں جو بھی اعزاز و اکرام حاصل ہو گا ہم بھی اس میں شریک ہو گئے اور کوئی قوم تمہارے علاوہ دوسری اور ان سے قریب نہ ہوگی۔

عتبہ کی یہ باتیں سن کر قریش کے لوگ ایک دوسرے کا منہ ٹکٹنے لگے اور کہنے لگے دیکھو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس کو بھی راہ سے بھٹکا دیا اور اپنی باتوں سے فریفتہ کر لیا۔ عتبہ سے کہنے لگے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا جادو تجھ پر چل گیا ہے اور تجھے راہ سے بھٹکا دیا ہے۔ عتبہ نے کہا میری قوم کے لوگوں میں نے جو کچھ صحیح اور درست سمجھا اور دیکھا وہ میں نے تمہارے سامنے بیان کر دیا باقی تم جانو اور تمہارا کام (اللہ تعالیٰ مخفی باتوں کو جاننے والا ہے)۔

**فائدہ:-** عتبہ کی یہی بات ہمارا موضوع ہے کہ جو بھی آپ کا کلام (وہ کلام الہی سا کر یا اپنی گفتگو بتا کر) سنا تو آپ کے آگے اسے دم مارنے کی تاب نہ ہوتی۔

### **نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اعیان قریش کی باہمی آویزش**

محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ جناب حمزہ کے اسلام لانے اور عتبہ بن ربیعہ کے بارے میں تاثرات کو سن کر قریش کے قبائل میں اسلام تیزی کے ساتھ پھیلنے لگا مرد اور خواتین اسلام کو قبول کرنے میں سبقت کرنے لگے جب سربر آوردہ قریش نے اسلام کی تبلیغ اور لوگوں کے قبول اسلام کو دیکھا تو انہیں بہت ناگوار ہوا اب انہوں نے ایک دوسرا طریقہ اختیار کیا کہ جس شخص کے مسلمان ہونے کی انہیں اطلاع ملتی اس کو پکڑ کر قید کر دیتے اور اس کو سخت اذیتیں دیتے تاکہ وہ اسلام سے منحرف ہو جائے اور دوبارہ اپنے سابقہ دین پرستی پر واپس آجائے اس کے علاوہ انہوں نے گماشتے چھوڑے تاکہ انہیں جس کسی کے اسلام لانے کی اطلاع ملے تو اس کو پکڑ کر زد و کوب کریں یہاں تک کہ وہ اسلام کو چھوڑ دے لیکن یہ طریقہ کار بھی کامیاب نہ ہو سکا روزانہ مکہ والے جوق در جوق حلقہ اسلام میں داخل ہونے لگے اور قریش کے اشتعال میں اضافہ ہوتا رہا لیکن ان کی کوئی ترکیب اسلام قبول کرنے والوں کو روکنے میں کارگر نہ ہو سکی۔

## کفار قریش کی مجلس مشاورت

لوگوں کی اس طرح دامن اسلام سے وابستگی دیکھ کر قریش کے بڑے بڑے لوگ مثلاً عتبہ، شیبہ، ابو سفیان بن جرب، نضر بن حارث۔ ابو البختری بن ہشام، اسود بن مطلب، ابو جہل بن ہشام، اُمیہ بن خلف احاطہ خانہ کعبہ میں جمع ہوئے اور باہم مشورہ کرنے لگے کہ اب ہم تبلیغ اسلام کو روکنے کی کیا تدبیر کریں کیونکہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ہمارے دین میں خلل ڈالا ہے۔ ہماری قوم کے لوگوں کو راہِ حق سے بھٹکایا ہے اور وہ معبودوں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ قبل اس کے کہ ہم انہیں قتل کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان کے قتل کا کوئی جواز تلاش کریں تاکہ لوگ بعد میں ہم پر ملامت نہ کریں۔ چنانچہ اس مشورہ کے بعد ان لوگوں نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس ایک شخص بھیجا اور یہ کہلوا یا کہ آپ کی قوم کے شرفاء احاطہ کعبہ مقدسہ میں موجود ہیں اور آپ نے خیال کیا کہ ان کے دل میں اسلام سے رغبت ہوئی ہے اس لئے انہوں نے مجھے بلایا ہے چونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ لوگ زیادہ سے زیادہ اسلام قبول کریں لہذا فوراً قاصد کے ساتھ خانہ کعبہ چلے آئے اور آکر ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے۔ اس موقع پر ان لوگوں کے ترجمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم نے آپ کو کچھ باتیں کرنے کیلئے بلایا ہے آپ نے فرمایا کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟ اس ترجمان نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! قبائل عرب میں ہم نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے اپنی قوم کے ساتھ ایسا طرزِ عمل اختیار کیا ہو جیسا آپ نے کیا ہے ہمارے دینی معاملات میں خلل اندازی کی ہے قوم کے افراد کو بہکایا ہے آپ ہمارے معبودوں کے بارے میں نازیبا کلمات کہتے ہیں کفر و گمراہی کی نسبت ہمارے ساتھ کرتے ہیں غرضیکہ جو برائی ہو سکتی تھی وہ آپ نے ہمارے ساتھ کی۔ اب آپ بتائیں کہ اس طریق کار سے آپ کا مقصد کیا ہے؟

اگر آپ کا مقصد مال کا حصول ہے تو ہم آپ کو مال و دولت دینے کیلئے تیار ہیں اگر آپ کا مقصد ریاست و سیادت کا حصول ہے تو ہم یہ بھی منظور کرنے کیلئے تیار ہیں اور ان باتوں کے علاوہ اگر (خاکم بدہن) آپ کو دماغی عارضہ لاحق ہوا ہے تو ہم دنیا کے بہترین معالج جمع کر کے آپ کے علاج پر جو کچھ بھی خرچ ہو گا اس کیلئے ہم تیار ہیں یہ تمام تجاویز اس لئے ہیں کہ آپ کو خوش کریں اور آپ ہمارے معبودوں کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں اس سے باز آجائیں۔



یہ تمام ہفوات سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کے لوگو! مجھے نہ تمہارے مال و دولت کی ضرورت ہے نہ میں جاہ و شہرت کا طلب گار ہوں۔ میں اللہ اور رب العالمین کا رسول ہوں اس نے مجھے تم میں مبعوث فرمایا ہے اس نے قرآن نازل فرمایا ہے تاکہ میں کلام خداوندی و احکام الہی تم تک پہنچاؤں۔ جنت کی بشارت دوں اور عذابِ دوزخ سے ڈراؤں اگر تم میری باتوں کو قبول کر لو تو تمہاری دنیا بھی بہتر ہوگی اور آخرت بھی۔ ورنہ میں صبر کروں گا تاکہ رب کریم نے میرے اور تمہارے درمیان جو کچھ مقرر فرمایا ہے اس کا ظہور ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ باتیں سن کر سردارِ قریش مایوس ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ نہ تو آپ کو اپنی تجاویز پر راضی کر سکتے ہیں نہ کچھ اور باتیں آپ سے منظور کر سکتے ہیں اب وہ منفی انداز اور کٹ جھتی پر اتر آئے اور کہنے لگے اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! آپ کہتے ہیں کہ میں اللہ کا سچا نبی و رسول ہوں اگر یہ دعویٰ درست ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مکہ کا علاقہ محدود ہے یہاں نہ اچھی عمارتیں ہیں نہ یہاں پانی ہے آپ اس سے دعا کریں اور اس سے یہ درخواست کریں کہ وہ مکہ کے پہاڑوں کو یہاں سے منتقل کر دے تاکہ یہاں وسیع و عریض میدان پیدا ہوں اور ان میدانوں میں چشمے جاری ہوں اور آبشاریں رواں ہوں جیسے کہ عراق میں جاری ہیں تاکہ ہم یہاں عمارتوں کی تکمیل اور زراعت کریں۔ اس کے علاوہ آپ اپنے خدا سے یہ بھی دعا کریں کہ وہ ہمارے اسلاف میں سے قصی بن کلاب کو زندہ کرے تاکہ وہ زندہ ہو کر آپ کی نبوت کی تصدیق کریں۔ اگر آپ ایسا کر دیں گے تو ہم آپ کی نبوت و رسالت پر ایمان لے آئیں گے۔

ان کافروں کے مطالبات کو سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، رب کریم نے مجھے اس لئے مبعوث نہیں فرمایا بلکہ میری بعثت کا مقصد تو یہ ہے کہ میں تمہارے سامنے اپنی رسالت کا اعلان کروں اگر تم میری نبوت و رسالت کا اقرار کر لو گے تو دنیا میں فلاح اور نجات کے حقدار ہو گے اور اگر تم میری نبوت کا اقرار نہ کرو گے تو میں یہ انتظار کروں گا کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے بارے میں کیا حکم کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باتیں سن کر ان کافروں نے کہا اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! نہ تو آپ کے پاس جائیداد ہے نہ مال اور آپ دوسروں کی طرح کسبِ معاش کیلئے بازار جاتے ہیں اور جو دعوتِ اسلام آپ دے رہے ہیں اس کیلئے وسائل کی ضرورت ہوتی ہے آپ اپنے خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کو زر و جواہر کے خزانے عطا فرمائے آپ کیلئے نہریں رواں کرے آپ کو باغ و بہستان سے نوازے تاکہ آپ کے پاس دوسروں سے زیادہ دولت و شہرت ہو آپ کی شان و شوکت دوسروں پر ظاہر ہو اگر ایسا ہو جائے تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے اور آپ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کریں گے۔

ان کافروں کی اس کج بجھی کو سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میری بعثت کا یہ مقصد نہیں کہ دنیاوی معاملات میں تمہاری خواہشات کا لحاظ کروں میری بعثت کا مقصد تو اللہ تعالیٰ کا پیغام حقانیت پہنچانا ہے۔ اگر قبول کرو تو بہتر ورنہ میں حکم الہی کا انتظار کروں گا۔ (سیرت رسول۔ ابن اسحاق، ص ۲۰۹ تا ۲۱۳)

**فائدہ:-** روح البیان پ ۲۹ سورہ مدثر میں یوں بیان فرماتے ہیں کہ جب ”حتم تنزیل الكتاب من اللہ“ یعنی مومن کا ابتدائی حصہ یا سورہ حم کہ بعض تفاسیر میں ہے اور بعض میں حم السجدہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئی اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں تلاوت فرمائی۔ ولید نے سنا اور اس قوم کی مجلس میں آکر اس نے کہا خدا کی قسم! میں نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ابھی ایک کلام سنا نہ وہ آدمی کا نہ جن کا بخدا اس میں عجیب شیرینی اور تازگی اور فوائد و دلکشی ہے وہ کلام سب پر غالب رہے گا۔ اس لئے کہ اس کا کلام اعلیٰ شرم دار اور نچلا حصہ شرم دار ہے۔

**فائدہ:-** ولید نے قرآن پاک کو گھنے دار اور تروتازہ اور مضبوط اور جڑ والا درخت جس کے نیچے پانی اور آسمان کی جانب اس کی ٹہنیاں پھل سے بھر پور ہوں اور اسے اعلیٰ واسفل ثابت کر کے کہا کہ اس کا اوپر کا حصہ شرم دار اور نیچے پانی ہی پانی استعارہ تھمکیہ ہے۔

**فائدہ:-** ولید نے کہا کہ اس کلام (قرآن) میں حلاوت ہے اور عذوبت (مٹھاس) ایسی کسی کلام میں نہیں اس کا اعلیٰ نہال شرم دار کہ اس سے سعادت کلی نصیب ہوتی ہے اور اسفل اس درخت طیبہ کی فضائل کی جڑیں اور بلند حکمتیں ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ (نبی علیہ السلام) قریش پر غلبہ پائے گا مغلوب نہ ہو گا۔ قریش کو اس کی باتوں سے بہت غم ہوا اور مشہور ہو گیا کہ ولید اپنے آبائی دین سے برگشتہ ہو گیا۔ ابو جہل نے کہا کہ غم کیسے نہ ہو تو بوڑھا ہو گیا ہے۔ قریش تیرے خرچ کیلئے روپیہ جمع کر دیں گے انہیں خیال ہے کہ تو نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کی تعریف اس لئے کی ہے کہ تجھے ان کے دسترخوان سے بچا ہوا کھانا مل جائے۔ اس پر اسے طیش آیا اور کہنے لگا کیا قریش کو میرے مال دولت کا حال معلوم نہیں کیا محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے اصحاب نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا بھی نہیں کھایا ان کے دسترخواں پر کیا بچے گا پھر ابو جہل کے ساتھ اٹھا اور قوم میں آکر کہنے لگا ابھی موسم حج میں آئیں گے ان سے ان کا حال پوچھو کیونکہ تمہارا اور ان کا حال دور تک پھیل گیا ہے لیکن میرا سوال ہے کہ تم کہتے ہو کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مجنون ہیں کیا تم نے ان میں کبھی دیوانگی دیکھی ہے؟ سب نے کہا ہرگز نہیں۔ پھر پوچھا کیا محمد (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا ہن ہے کیا تم نے کبھی کہانت کرتے دیکھا؟ سب نے کہا نہیں۔ تم انہیں شاعر سمجھتے ہو کیا تم نے اسے کبھی شعر کہتے پایا؟ سب نے کہا نہیں بلکہ قریش میں آپ کا صدق و دیانت ایسا مشہور کہ قریش آپ کو امین کہتے تھے۔ یہ سن کر قریش نے کہا پھر بات کیا ہے؟ ولید سوچ کر بولا بات یہ ہے کہ وہ جادو گر ہے۔ تم نے دیکھا ہو گا اس کی وجہ سے رشتہ دار رشتہ دار سے بیٹا باپ سے جدا ہو جاتے ہیں بس یہی جادو ہے۔ اس سے قریش بہت خوش ہوئے اور اسے داد دی۔

**انتباہ:-** اس طویل مضمون سے میرا مقصد صرف یہی ہے کہ کفار و مشرکین آپ کے مقابلہ میں پورا زور لگاتے رہے لیکن گفتگو سن کر دب کر رہ جاتے۔ اور مضمون کی طوالت میں نے عدا کی ہے کہ کسی بہانے حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ لکھنے میں حصہ نصیب ہو اور قارئین کو سعادت حاصل ہو۔

آپ کی فصاحت و بلاغت مستقل طور ایک معجزہ تھا کہ جس نے سنا تو مجبور ہو کر اسے تسلیم کرنا پڑتا یہ خود نہیں بولتے کوئی بولنے والا اور ہے جو ان کی زبان پر بولتا ہے۔ ”وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ“ ان کے قلبی خیال کی تائید ہے۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں:-

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی انیس نے مجھ سے کہا کہ مجھے مکہ مکرمہ کام ہے تم بکریوں کی حفاظت کرنا یہ کہہ کر وہ چلا گیا ایک عرصہ بعد واپس آیا تو بولا کہ میں مکہ میں ایک شخص سے ملا ہوں جو کہتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ میں نے پوچھا لوگ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا لوگ کہتے ہیں وہ شاعر ہے، کاہن ہے، جادوگر ہے پھر خود ہی کہنے لگا:-

لقد سمعت قول الكهنة فما هو بقولهم ولقد وضعت قوله على اقراء الشعر فما يلتئم على لسان احد بعدى انه شعر والله انه لصادق وانهم لكاذبون (مسلم شریف، کتاب الفضائل، جلد ۲، صفحہ ۲۹۶-۲۹۷، دلائل النبوة، صفحہ ۲۰۸)

خدا کی قسم! میں نے کاہنوں کا کلام سنا ہے ان کا کلام کاہنوں کے کلام جیسا نہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے اُس کے کلام کو شعر کی تمام قسموں کے ساتھ ملا کر دیکھا ہے میرے بعد بھی کوئی یہ نہ کہے گا کہ اس کا کلام شعر ہے۔  
خدا کی قسم! وہ سچا ہے اور وہ لوگ جو اُسے شاعر وغیرہ کہتے ہیں جھوٹے ہیں۔

یہ سن کر حضرت ابو ذر غفاری کے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب اپنے بھائی انیس کے پاس واپس آئے تو ان کے اسلام کی خبر سن کر حضرت انیس اور ان کی والدہ بھی ایمان لے آئے۔ پھر تینوں اپنی قوم غفار میں آئے ان کو دیکھ کر ان کی آدمی قوم ایمان لے آئی۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو باقی قوم بھی ایمان لے آئی اسی طرح قبیلہ اسلم بھی مسلمان ہو گیا اس پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”غفار غفر اللہ لها و اسلم سالمها اللہ“ یعنی اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کو بخش دے اور قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے۔

### قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی گواہی

یزید بن رومان اور محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ بنی سلیم میں سے ایک شخص جس کا نام قیس بن نبیہ تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کا کلام سنا اور آپ سے کئی باتیں دریافت کیں آپ نے ان کا جواب دیا۔ اس نے وہ سب کچھ یاد کر لیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے کو تسلیم کر لیا اور مسلمان ہو گیا۔ پھر وہ قوم میں جا کر کہنے لگا اے لوگو! بیشک میں نے روم کا نغمہ، فارس کا زمزمہ، عرب کے اشعار، کاہن کی کہانت اور ملوک حمیر کا کلام سنا ہے مگر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا کلام ان کے کلام میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ وہ سچے نبی ہیں اس لئے تم میرا کہا مانو اور اس سے بہرہ ور ہو جاؤ۔ (طبقات ابن سعد)

### ضماد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی گواہی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ضمد نامی (بین کے قبیلہ) از دشنؤہ سے مکہ میں آیا تو اس نے بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محمد کو جن ہے یا جنون، تو اس نے کہا کہ میں ایسے بیماروں کا علاج اور منتر جانتا ہوں۔ میرے ہاتھ سے بہت لوگ شفا یاب ہوئے ہیں مجھے دکھاؤ وہ کہاں ہے۔ لوگ اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ جب وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر بیٹھا آپ نے اس وقت پڑھا۔

الحمد لله حمدة ونستعينه ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهدي الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد اني رسول الله هم الله ہی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں نفس کی شرارتوں اور بُرے اعمال سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں جس کو وہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی ہادی نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اُس کا رسول برحق ہوں۔

ضماد نے سن کر کہا پھر پڑھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھا۔ ضمد نے کہا۔

والله لقد سمعت قول الكهنة وقول السحرة وقول الشعراء فما سمعت مثل هولاء الكلمات ولقد بلغز قاموس البحر فلهم يدك ابايعك على الاسلام فبايعه (مسلم احمد بیہقی خصائص کبریٰ)

خدا کی قسم! میں بہت سے کاہنوں ساحروں اور شاعروں کا کلام سن چکا ہوں لیکن ان کلمات کی مثل میں نے نہیں سنا یہ تو معنًا ایک بحر زخار اور دریائے بے کنار ہیں اپنا ہاتھ بڑھائیے میں دین اسلام کو قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا (اور وہ جو اس کو لائے تھے حیران و نادام ہو کر پھر گئے)۔



امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا ۔

اس کی پیاری فصاحت پہ بیحد درود  
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود  
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام تمہارے کلام کی مانند نہ تھا کہ بوجہ عجلت سامع پر ملتبس ہو۔ بلکہ آپ کا کلام واضح اور مبین ایسا تھا کہ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت ام مہدی نے جو آپ کا حلیہ شریف بیان کیا ہے اس میں یوں ہے، آپ کا کلام شیریں، حق و باطل میں فرق کرنے والا، نہ حد سے کم نہ حد سے زیادہ۔ گویا آپ کا کلام لڑی کے موتی ہیں جو گر رہے ہیں۔ (زر قانی علی المواہب)

خلاصہ یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فصاحت و بلاغت کے متعلق مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے مزید دلائل فقیر کی شرح ”حدائق بخشش“ جلد پنجم کا مطالعہ کیجئے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ صرف عربی زبان میں فصیح و بلیغ تھے بلکہ ہر زبان کے عالم تھے اور فصاحت و بلاغت پر بھی دسترس تھی چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی خواہ وہ کسی ملک کا ہوتا آپ کے حضور حاضر ہو کر اپنی بولی میں کچھ بولتا تو آپ اسی بولی میں اس سے باتیں کرتے، یہ آپ کی زبان میں خداداد قدرت و قوت تھی۔ (شفاف شریف، جلد ۱، صفحہ ۴۴)

**دلیل:-** آپ کو ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ اس لئے کہ آپ تمام مخلوق کی طرف بھیجے گئے تھے، لہذا ضروری تھا کہ آپ کو تمام مخلوق کا علم دیا جاتا اور آپ تمام مخلوق کی زبانوں کے عالم ہوں۔ نمونے ملاحظہ فرمائیے:-

❖ علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک وفد کی صورت میں چند لوگ کسی ملک سے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ اس وقت مسجد حرام میں تشریف فرماتے۔ جب وہ لوگ مسجد میں آئے تو آپ کو پہچان نہ سکے (کیونکہ آپ بادشاہوں کی طرح امتیازی شان سے نہیں بلکہ صحابہ میں مل جل کر بیٹھا کرتے تھے) تو ان میں سے ایک شخص نے اپنی بولی میں کہا ”من ابوان اسران“ یعنی تم میں سے رسول اللہ کون ہیں؟ حاضرین میں سے کوئی نہ سمجھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اشکد اور“ یعنی آگے آؤ۔ یہ سن کر وہ آگے آئے اور اپنی بولی میں جو جو پوچھتے رہے، آپ اس کا جواب ان کی بولی ہی میں دیتے رہے جس کو سوائے ان کے صحابہ کرام میں سے کوئی نہ سمجھا۔ آخر انہوں نے آپ کو اللہ کا رسول برحق تسلیم کر لیا، اور بعد از قبول اسلام اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔

(نیم الریاض، مواہب لدنیہ)

❖ محمد بن عبد الرحمن زہری اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن کسی شخص نے غیر عربی میں یاں الفاظ ”یا رسول اللہ ایدک الرجل امراتہ“ سوال کیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: ”نعم اذا کان مفلجاً۔“

فقال له ابو بکر یا رسول اللہ ما قال لك وما قلت له قال انه قال ایماطل الرجل اهلہ قلت له نعم اذا کان مفلساً قال ابو بکر یا رسول اللہ لقد طفت فی العرب وسمعت فصحاء ہم فما سمعت افصح منك قال ادبني ربی (خصائص کبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۶۳۔ زرقانی علی المواہب، جلد ۲، صفحہ ۱۰۱)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اس نے آپ سے کیا کہا اور آپ نے اس سے کیا فرمایا؟ فرمایا اس نے مجھ سے پوچھا کہ آدمی اپنی بیوی سے قرض لے کر ادائے قرض میں دیر لگا دے تو جائز ہے؟ میں نے کہا ہاں جبکہ وہ مفلس اور نادار ہو، یہ سن کر حضرت ابو بکر بولے کہ میں عرب کے شہروں میں پھرا ہوں میں نے بڑے بڑے فصحاء کو سنا ہے لیکن میں نے آپ سے زیادہ کوئی فصیح نہیں سنا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔

❖ امام حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شواہد النبوت سے نقل کیا ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچے کلام سنانا شروع کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو بطور ترجمان طلب کیا (جو تاجر اور فارسی زبان کا عالم تھا) اس نے حضرت سلمان کا کلام سنا۔ حضرت سلمان نے اپنے کلام میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف اور ان لوگوں کی برائی کی تھی جو لوگوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو فارسی جانتے نہیں، کہا اے محمد! یہ سلمان تو آپ کو برا کہہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا، یہ تو ہماری تعریف اور ان کافروں کی برائی کر رہا ہے جو لوگوں کو ہمارے پاس آنے سے روکتے ہیں۔ یہ سن کر

فقال اليهودي يا محمد قد كنت قبل هذا اتهمك والان تحقّق عندى انك رسول الله

واشهد ان لا اله الا الله واشهد انك رسول الله (سيرة الخليلي، جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

اس یہودی نے کہا اے محمد! بے شک اس سے پہلے تو میں آپ کو برا جانتا تھا مگر اب میرے نزدیک ثابت ہو گیا ہے کہ بلاشبہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل امین سے فرمایا کہ سلمان کو عربی سکھا دو۔

فقال قل له ليغمض عينيه ويفتح فاه ففعل سلمان فتقل جبريل في فيه

فشرع سلمان يتكلم بالعربي الفصيح (سيرة الخليلي، جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

تو جبریل نے فرمایا آپ سلمان سے کہئے کہ وہ آنکھیں بند کر لیں اور منہ کھول دیں، انہوں نے ایسا ہی کیا تو جبریل نے ان کے منہ میں تھوکا۔ پس حضرت سلمان نے فصیح عربی بولنی شروع کر دی۔

مزید فقیر کے رسالہ ”حضور ﷺ ہر بولی جانتے ہیں“ میں پڑھئے۔

**فائدہ:-** یہ باب خاصہ طویل ہے اور فصحاء عرب و بلغائے زمن کو دم مارنے کی سسک کہاں جبکہ بولنے والے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پر وہ بولتا ہے جو ہر بولی کا خالق و مالک ہے۔ اسی لئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی زبان پر ناز ہے۔ چنانچہ حضور تحدیثِ نعمت کے طور پر خود ارشاد فرماتے ہیں:-

انا افصح العرب بعثت بجوامع الكلم

میں فصیح ترین عرب ہوں۔ میں کلماتِ جامعہ لے کر مبعوث ہوا ہوں۔

## محبوبانہ انداز خطابت

اعلیٰ درجہ کے آواز والے کیلئے متعدد اُمور کی ضرورت ہوتی ہے۔ آواز کا شیریں ہونا، کلام کا مختصر اور جامع ہونا اور تنافر حروف، ضعف تالیف، غرابت مخالفت، قیاس لغوی سے خالی ہونا اور گفتگو کا مقتضی حال کے مطابق ہونا اور ہر شخص کی فہم کے مطابق بات کرنا۔

اگر رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گفتگو، آواز، اس کی شیرینی، دل آویزی، طرزِ بیان اور فصاحت و بلاغت پر تبصرہ کیا جائے تو اس کیلئے دفترِنا کافی ہیں۔

## بیان جوامع الکلم

خاتم الانبیاء، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام مبارک کے خصائص میں آپ کا ارشاد ہے فرمایا ”او تبت جوامع الکلم و اختصر لی الکلام“ مجھے جوامع الکلم دیا گیا اور میرے لئے کلام مختصر کیا گیا۔ جوامع الکلم سے مراد وہ کلمات ہیں جو غایت اختصار میں ہوں اور معانی کثیرہ کے حامل ہوں۔ علماء نے اپنی وسعت اور طاقت کے اعتبار سے بعض ایسے کلمات جمع فرمائے ہیں اور اس پر تصانیف لکھیں اور جوامع الکلم بعض مواقع تو ایسے ہوتے ہیں کہ ایک جملہ میں علوم کے دریا بہا دیئے گئے۔ اگر ایسے جملہ مضامین جمع کئے جائیں تو ایک جملہ کیلئے مستقل کتاب تصنیف ہو اس کی چند مثالیں فقیر یہاں عرض کرتا ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مشہور ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہٴ تبوک کیلئے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ سے چلے لیکن ان کا اونٹ راستہ میں تھک کے رہ گیا۔ وہ اپنا ضروری سامان اپنے کندھے پر اٹھا کر منزل تبوک پہنچے۔ جب حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دور سے لوگوں نے آتے دیکھا تو عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کوئی دور سے پیادہ اور تنہا آرہا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں۔ جب وہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُٹھے اور مرحبا کہہ کر فرمایا: ”رحم اللہ ابا ذر تمشی وحده وتموت وحده وتبعته وحده“ اللہ تعالیٰ ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر رحمت فرمائے تنہا چل کر آیا اور تنہا کوچ کرے گا اور تنہا اٹھایا جائے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے اونٹ کا تمام ماجرا عرض کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میرے اہل میں بہت عزیز ہو، جتنے قدم تم نے ہماری طرف اٹھائے ہیں اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے ایک گناہ معاف فرمائے۔ (مدارج النبوة)

**فائدہ:-** تموت وحده ایک مختصر جملہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنے والی زندگی کو سمو دیا ہے جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات سے ظاہر ہے کہ ان کی زندگی مبارک کیسے گذری اور ان کی وفات کیسے ہوئی یہ ہے ”خیر الکلام ما قل و دل“ اور یہی ہے ”جامع الکلم کا ایک نمونہ“۔ فقیر نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مفصل حالات پر ایک کتاب لکھی اس کے مطالعہ کے بعد معلوم ہو گا کہ جامع الکلم کیا ہے۔



حضرت سراقہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ نے کفار قریش کا اعلان سنا کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو واپس مکہ لانے والے کو سوانٹ دیئے جائیں گے میں اس وقت اپنی قوم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی وقت کسی نے کہا کہ تین سواروں کو مدینے کو جاتے دیکھا ہے میں نے اشارۃً اسے مزید تفصیل سے روک دیا تاکہ اور کسی کو علم نہ ہو اور میں جا کر انہیں واپس لاؤں اور انعام پاؤں میں نے فوراً سفر کی تیاری کی۔ عرب کا دستور تھا کہ جب سفر کو جاتے تو پیالہ سے فال لیتے اگر پیالہ سیدھا گرنا تو سفر پر جاتے اور اگر پیالہ ٹیڑھا گرنا تو اس سے باز آ جاتے یہ پیالہ ایک قسم کا قرعہ ہوتا تھا۔ جناب سراقہ کہتے ہیں، میں نے تین مرتبہ پیالے کو ڈالا اور وہ ہر مرتبہ ٹیڑھا ہی گرا لیکن سوانٹوں کے لالچ کی وجہ سے میرے لئے سفر سے باز رہنا ممکن ہو گیا اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تعاقب میں روانہ ہو گیا۔ ابھی میں تھوڑی دُور ہی گیا تھا کہ میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مجھے گرا دیا۔ میں زمین سے اٹھتے ہوئے سوچنے لگا یہ کیا ہو رہا ہے میرا گھوڑا تو ایسا نہیں کرتا۔ میں واپسی کے بارے میں سوچنے لگا لیکن سوانٹ کا لالچ پھر غالب آیا اور میں گھوڑے پر سوار ہو کر مزید آگے بڑھا ابھی تھوڑی مسافت طے کی تھی کہ گھوڑے نے پھر ٹھوکر کھائی تو پھر میں نے واپسی کا خیال کیا لیکن لالچ نے گھیر لیا اور میں پھر سوار ہو کر آگے بڑھا تاکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ جاؤں۔ جب میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دور سے دیکھا تو آپ تک پہنچنے کی کوشش کی لیکن میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور اس مرتبہ اس کے پیچھے تنک زمین میں دھنس گئے اور میں گر پڑا اب میں زمین سے اٹھتے ہوئے سوچنے لگا کہ اتنی پریشانی اٹھا کر تو یہاں تک آیا اور ان کے قریب پہنچ گیا ہوں تو اب کس طرح واپس جاؤں لہذا میں نے کوشش کر کے گھوڑے کو زمین سے نکالا اور گھوڑے پر بیٹھ کر روانہ ہوا لیکن جیسے ہی میں روانہ ہوا تو میں نے اپنے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان اُبر کا ایک ٹکڑا دیکھا جس سے چنگاریاں نکل رہی تھیں جتنا جتنا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب ہوتا جاتا تھا وہ ابر میرے قریب آتا جاتا رہا تھا۔ اب مجھے یہ یقین ہو رہا تھا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکوں گا اور اگر میں مزید آگے بڑھا تو آگ مجھے جلا ڈالے گی۔ لہذا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی، یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں سراقہ بن مالک ہوں، میں آپ کو مکہ واپس لے جانے کیلئے آیا تھا اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں ایسا نہ کر سکوں گا آپ مجھے امان دیں تاکہ میں آپ سے کچھ باتیں کروں میں عہد و پیمان کرتا ہوں کہ کسی سے نہ کہوں گا کہ میں نے آپ کو مدینہ کے راستہ میں دیکھا ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جناب ابو بکر سے فرمایا دیکھو یہ کیا کہتا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے معلوم کیا بتا تو کیا کہتا ہے؟ جناب سراقہ کہتے ہیں، میں نے جناب ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں کہا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا کام بہت بلند یوں تک جائے گا اور میری خواہش یہ ہے کہ آپ مجھے ایک امان نامہ دے دیں تاکہ وہ میرے اور ان کے درمیان پہچان اور سبب انعام بنے اور وقت پڑنے پر میرے کام آئے چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فرمان نامہ تحریر کر کے مجھے عنایت فرمایا میں نے اسے حفاظت سے رکھ لیا اور واپس گھر آ گیا۔

### کلمہ جامعہ

اس واقعہ میں امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی سند کے ساتھ لکھتے ہیں کہ

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال سراقہ بن مالک حین تعرض له فی طریقہ وهو مهاجر الی المدینۃ ثم اسلم عام الفتح کیف بك اذا بست فی سواری کسری فلما سلب اللہ کسری ملکہ فی خلافة عمراتی بسواریہ لعمر فابسهما سراقۃ تحقیقا لما اخبر به ﷺ وقال الحمد للہ الذی سلّیما کسری والسبھما سراقۃ اعرابیا من بنی مدئعہ وکانا من الذهب (حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۵۰۴، مطبوعہ قدیم)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سراقہ کو فرمایا جب دورانِ ہجرت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے آیا (تاکہ آپ کو شہید کرے پھر وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہو گیا) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کیا حال ہو گا جب تو کسریٰ (بادشاہ) کے کنگن پہنایا جائے گا۔ بالآخر یونہی ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایران فتح ہوا تو ان کے ہاں کسریٰ کے کنگن لائے گئے آپ نے وہ حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنائے اس خبر کو واضح کرنے کیلئے جو آپ نے سراقہ کو ہجرت کے دوران فرمائے تھے۔

جب ملک ایران فتح ہوا تو مسجد نبوی میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ غنیمت کو تقسیم کرنا شروع فرمایا تو سراقہ کو بلوایا گیا۔ جب حضرت سراقہ تشریف لائے تو حضرت عمر نے انہیں کسریٰ کے کنگن اور اس کا تاج پہنا کر

الحمد للہ الذی سلّیما من کسری والسبھما سراقۃ اعرابیا الم (حجۃ اللہ علی العالمین، ص ۵۰۴)

سب تعریف اسی ذاتِ الہی کیلئے ہے جس نے سونے کے کنگن کو چھین کر جنگلی آدمی (حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو پہنادیئے۔

مذکورہ بالا کلمات کہہ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعرہ فرمایا اور لوگوں نے بھی آپ کا ساتھ دیا اور مسجد نبوی نعرہ بکیر سے گونج اٹھی۔

پھر حضرت عمر نے حضرت سراقہ کو گھوڑے پر سوار کر کے جلوس آگے آگے سراقہ پیچھے پیچھے حضرت عمر اور دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان مدینہ منورہ کی گلیوں میں چکر لگاتے ہوئے مسجد میں واپس پہنچے سارا مدینہ طیبہ اس وقت نعرۂ تکبیر سے گونج رہا تھا۔ (سہ روزہ ایشیا ۱۶/ جنوری)

**تبصرہ اولیٰ حضرت :-** جوامع الکلم کی بے عدیل مثال پر غور فرمائیے کہ حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف اتنا فرمایا ”کیف بك اذا لبست الہ“ یعنی تیرا حال کیا ہو گا جب تم کسریٰ کے کنگن پہنو گے۔ اس میں بیشمار امور کی طرف اشارہ فرمایا:-

- حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلمان ہونا۔
- حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت بالخصوص فتح ایران تک ان کا زندہ ہونا۔
- کسریٰ کے حالات اور اس کے ملک کی فتح یابی۔
- حضرت عمر اور ان کی فتوحات وغیرہ وغیرہ۔

**نائدہ :-** اسی دوران کئی واقعات جو صرف ایک چھوٹے سے جملہ میں بیان فرما دیئے اسے کہتے ہیں ”دریا در کوزہ بند“ یہ ہے ”اوتیت جوامع الکلم“ کا نمونہ۔

### علم غیب اور عقیدہ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس میں یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بطنائے الہی علم غیب حاصل ہے اسی لئے فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کنگن حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی لئے پہنائے کہ علم غیب رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر سب کو یقین ہو جیسا کہ حدیث کے الفاظ بتاتے ہیں: تحقیقاً لما اخبر بہ ﷺ۔

### جلوس کا ثبوت

اس سے بارہ ربیع الاول کے جلوس کا بھی ثبوت ملا۔ اس کے متعلق تحقیق و تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ”بارہ ربیع الاول کے جلوس کا ثبوت“۔

## جوامع الکلم کے نمونے

اس طویل تمہید کے بعد فقیر چند نمونے عرض کرتا ہے بقول شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ جو آپ کے حلیہ کمال اور زینتِ جمال کے حکم میں ہیں۔ تصور و خیال سے بیان کرتا ہوں کہ یہ کلمات آپ کی زبانِ مبارک سے صادر ہوئے ہوں گے۔

حرف از دہان دوست شنیدن چہ خوش بود  
یا از دہان آنکہ شنید از دہان دوست

اول حدیث:-

انما الاعمال بالنیات

ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے۔

یہ حدیث اصول دین سے اصل عظیم اور تمام حدیثوں میں جامع تر اور مفید ترین ہے۔ بعض حضرات تو اسے علم دین کا تہائی حصہ کہتے ہیں۔ بایں لحاظ کہ دین، قول و عمل اور نیت پر مشتمل ہے اور بعض نے اسے نصف علم دین قرار دیا ہے۔ اس اعتبار سے کہ اعمال دو قسم کے ہیں ایک عمل بالقلب دوسرا عمل بالجوارح۔ اعمالِ قلب میں نیت سب سے زیادہ افضل ہے۔ اس بنا پر عمل، اس نصف علم (نیت) سے متعلق ہو گا۔ بلکہ دونوں نصفوں میں بہت بڑا۔ دراصل نیت ہی قلبی، جسمانی اعمال اور جملہ عبادات کی اصل بنیاد ہے اگر اس اعتبار سے اسے تمام علم کہیں تو یہ مبالغہ بھی درست ہو گا۔ (مدارج النبوۃ)

**نوٹ:-** نیت کے اندر بی شمار مسائل و عقائد ہیں۔ فقیر نے اس موضوع پر رسالہ لکھا ہے۔ نیت المؤمن یہاں اسی پر اکتفا کیا گیا ہے۔

۱ "اتق الله فيما تعلم" جس امر کا تجھے اچھی طرح علم ہو اُسے بھی خدا سے ڈر کے کر۔

۲ "اتق الله في عسرك ويسرك" مفلسی اور امیری یعنی عسرت اور آسانی دونوں میں خدا سے ڈر تارو۔

۳ "اتقوا عن مواضع التهم" تہمت لگنے کی جگہوں سے بچتے رہنا۔

۴ "اتمکم عقلا اشدکم من اللہ خوفا" تم میں جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہے وہی سب سے بڑا عقلمند ہے۔

۵ "اجتنب الخمر فانها مفتاح کل شر" شراب تمام دنیا کی بدذاتیوں کی کنجی ہے اس سے ہر وقت بچتے رہنا۔

۶ "الاجر علی قدر النصب" جتنا رنج اور سختی اٹھائی جاتی ہے اتنا ہی اجر ملتا ہے۔



۸ "اجملوا فی طلب الدنیا فان کلا میسر لما خلق له" طلب دنیا میں اختصار کرو کیونکہ جو جس چیز کیلئے

پیدا کیا گیا ہے اسی کو وہ تمام چیز میسر ہوتی ہے۔

۹ "الاحسان ان تعبد الله کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانه یراک" احسان اس کا نام ہے کہ تم خدا کی عبادت

اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو تو پس اگر تم اس کو نہیں دیکھ سکتے تو اس طور سے خدا کی عبادت کرو کہ

خدا تم کو دیکھتا ہے یعنی نماز میں حضوری ضروری ہے۔

**نمائندہ:** یہی حدیث تصوف کی اصل ہے۔

۱۰ "اختلاف امتی رحمة" میری اُمت کا اختلاف رائے رحمت ہے مگر وہ نیک نیتی کے ساتھ خدا کے ڈر سے ہو

نہ کہ محض نفسانیت اور خود غرضی سے، اگر مطلب کا اختلاف ہو گا تو اس سے بڑھ کر کوئی پھنکار نہیں۔

**نمائندہ:** ائمہ مجتہدین اور صحابہ کا اختلاف اسی حدیث کا مصداق ہے۔

۱۱ "اخزن لسانک الامن خیر" نیک بات کے سوا اور سب باتوں سے زبان کو روکے رہو۔

۱۲ "اخلص العمل یجزک منه القلیل" خالص نیت سے عمل کرو گے تو تھوڑا سا عمل بھی تمہارے لئے کافی ہے۔

۱۳ "اداء الامانة الى من ایتمنک ولا نحن من خانک" جس نے تجھے امانت دی، اس کی امانت ادا کر

اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی، اس سے خیانت نہ کر۔

۱۴ "ادبنی ربی فاحسن تادیبی" میرے رب نے مجھے ادب سکھایا ہے اور میری تادیب اچھی طرح کی ہے۔

**نمائندہ:** اسی لئے ہم کہتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں لیکن کلی علوم کے عالم۔

۱۵ "اذا اراد الله بعبد خيراً زهده فی الدنیا وبصره بعیوب نفسه وفقه فی الدین" خداوند جل و علا

اپنے جس بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو دنیا میں اسے زاہد بناتا ہے اور اس کے نفس کے عیوب اسے دکھا دیتا ہے اور امور دینی میں

اسے سمجھ حاصل ہو جاتی ہے۔

۱۶ "اذا اسات فاحسن" جب تجھ سے کوئی برا کام بن پڑے فوراً دل میں پچھتا کر اس سے خالص توبہ کر کے

نیکی کرنے لگ جا۔

۱۷ "اذا لم تستح فاصنع ما شئت" جب تو نے حیا سے ہاتھ دھو لئے پھر جو دل میں آئے وہ کر۔

۱۸ "اذا نزال الفضاء عمی البصر" قضا کے آگے آدمی اندھا ہو جاتا ہے۔

- 19 "ارحموا ترحموا" تم رحم کرو گے تو تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔
- 20 "ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما ايدى الناس يحبك الناس" دنیا میں زہد اختیار کر تو خدا تجھ سے محبت کرے گا اور جو چیز آدمیوں کے ہاتھ میں ہے اگر تو اس سے زہد کرے گا تو آدمی تجھے دوست رکھیں گے۔
- 21 "استعينوا على الحاجات بالكمان فان كل ذي نعمة محسود" اپنی حاجات پر مخفی طور سے مدد مانگو کیونکہ سب صاحب نعمت محسود ہوتے ہیں۔
- 22 "استعينوا على كل ضيعة باهلها" سب کاموں میں واقف لوگوں سے مدد لو۔
- 23 "استفت قلبك وان افتوك" چاہے لوگوں نے تجھے فتویٰ دے دیا ہو مگر اپنے دل سے بھی تو پوچھ چلے۔
- 24 "اسلم تسلم" راست روی اختیار کر سلامت رہے گا۔
- 25 "اسمع يسمع لك" تو بخشش کرے گا تو تیرے ساتھ بھی بخشش کی جائے گی۔
- 26 "اصحابي كالنجوم فبايهم اقتديتم اهتديتم" میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں جن کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔
- 27 "اعجل الاشياء عقوبة البغي" بغاوت کا عذاب نہایت ہی جلدی ملتا ہے۔
- 28 "اعدى عدوك نفسك التي بين جنبيك" سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے۔ جو تیری دونوں پسلیوں کے درمیان ہے۔
- 29 "اعظم الناس خطايا اكثرهم خوضاً بالباطل" وہ آدمی خطاؤں میں سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے جو امور باطل میں خوض کرتا ہے۔
- 30 "اعظم الناس خطايا اللسان الكذب" جھوٹ بولنے والی زبان آدمیوں میں سب سے زیادہ خطا کار ہے۔
- 31 "اعمى العمى الضلالة بعد الهدى" ہدایت کے بعد گمراہ ہو جانا سب سے بڑا اندھا پن ہے۔
- 32 "اعمل بوجه واحد يكفك الوجوه كلها" ایک در کا ہورہ سب در تیرے لئے کھل جائیں گے۔
- 33 "افضل الاعمال سرور تدخله على مسلم" مسلمان کو خوش کرنا سب سے افضل عمل ہے۔
- 34 "افضل الاعمال العلم بالله" اللہ تعالیٰ کی معرفت سب سے افضل عمل ہے۔
- 35 "افضل الجهاد ان تجاهد نفسك وهواك" اپنے نفس اور خواہش کے ساتھ جہاد کرنا سب سے بڑا جہاد ہے۔

36 "افتضحوا فاصطلحوا" رُسا ہو کر صلح کی۔ یعنی رسوائی کے بعد صلح کر لی اس سے بہتر تھا وہ کام ہی نہ کیا ہوتا جس سے رسوائی ہوئی۔

37 "افضل الدين الورع" دین میں ورع سب سے افضل چیز ہے۔

38 "افضل الصدقة جهد المقل وابدء بمن تعول" نادار کی کوشش افضل صدقہ ہے پس خیر کی ابتداء اس شخص سے کر جو تیرا دست نگر ہے۔ یعنی اوّل خویش بعدہ درویش۔

39 "افضل الناس اتقاهم الله و اوصلهم للرحم" افضل وہ آدمی ہے جو زیادہ تر خدا کیلئے تقویٰ کرتا ہے اور صلہ رحم میں سب سے زیادہ ہے۔

40 "افلح من رزق لباً" جس کو عقل دی گئی ہے وہی نجات پا گیا۔

41 "الاقتصاد في النفقة نصف المعيشة والنود ونصف العقل وحسن السؤال نصف العلم" اخراجات میں میانہ روی نصف معیشت ہے، باہمی محبت نصف عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا نصف علم ہے۔ یعنی جو شے سمجھ نہ آئے اسے اچھی طرح سمجھنا چاہئے۔

42 "الله في عون العبد ما دام العبد في عون اخيه المسلم" جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس بندہ کی مدد کرتا ہے۔

43 "امت امر الجاهليت الا ما حسنة الاسلام" میں جاہلیت کی باتوں کو دور کرتا ہوں مگر ان باتوں کو دور نہیں کرتا جو اسلام کو پسند ہیں۔

44 "امرنا ان تكلم الناس على قدر عقولهم" ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ آدمیوں کی عقل کے موافق ان سے باتیں کیا کرو۔

45 "ان الله بعثني رحمة مهداة بعثت برفع قوم وخفض اخرين" تحقیق اللہ نے مجھے ہدیہ رحمت کر کے مبعوث کیا ہے میں ایک قوم کے بلند کرنے اور دوسری کے پست کرنے کو بھیجا گیا ہوں۔ یعنی اہل اسلام کو بلند کرتا ہوں اور کفار کو ذلیل و خوار۔

46 "ان الله تجاوز لامتي عن النسيان وما اكر هو عليه" اللہ تعالیٰ نے میری امت کے نسیان کو معاف کیا ہے اور جو چیز مجبوراً اس سے سرزد ہوئی وہ بھی معاف ہے۔

- 47 "ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه" اللہ نے عمر کے زبان اور دل پر حق کو پیدا کیا ہے۔
- 48 "ان الله لا ينظر الى اجسامكم وصوركم ولكن ينظر الى قلوبكم" خدا تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔
- 49 "ان الله يحب معالي الامور ويكره سفاسفها" اللہ عمدہ کاموں کو پسند کرتا ہے اور ذلیل کام اسے ناپسند ہیں۔
- 50 "ان الله يحب الرفق بامر كله" سب باتوں میں خدا کو عاجزی بہت پسند ہے۔
- 51 "ان الله ينزل الرزق على قدر المؤنة" ہر ایک آدمی کے خرچ اور ضرورت کے مطابق اللہ اسے رزق دیتا ہے۔
- 52 "ان اخسر الناس صفقة من اذهب اخرته بدنياه غيره" تحقیق سب سے زیادہ گھائلے میں وہ آدمی ہے جس کی آخرت کو دوسرے کی دنیا لے گئی ہو۔
- 53 "ان الدين يسروا لن يشادو الدين احد الاغلبه" دین ایک آسان چیز ہے مگر جب دین غالب ہو جاتا ہے تو البتہ انسان دین میں سختی کرنے لگتا ہے۔
- 54 "ان الصبر عند الصدمة الاولى" صبر وہی ہے جو پہلے صدمہ کے وقت کیا جائے۔
- 55 "انك لم تدع الله شيئا الا عوضك الله خيرا منه" جس چیز کو تو اللہ کی خاطر سے چھوڑیگا تحقیق اس کے عوض اللہ تجھے اس سے بہتر دے گا۔
- 56 "انكم لن تسعوا الناس باموالكم فسعواهم باخلاقكم" ہرگز ہرگز تم لوگ اپنے مال سے آدمیوں کو نہ بڑھا سکو گے اپنے اخلاق سے انہیں بڑھاؤ۔
- 57 "ان لصاحب الحق مقالا" تحقیق صاحب حق کیلئے مقال ہے۔
- 58 "انما البيع عن تراض" بیع صرف رضامندی سے ہوتی ہے۔
- 59 "انما العلم بالتعلم وانما الحلم بالتحلم" علم سیکھنے سے آتا ہے اور حلم خود کو حلیم بنانے سے آتا ہے۔
- 60 "انما المر بخليله فلينظر المر من يخالل" آدمی کسی نہ کسی کو دوست رکھتا ہے۔ پس دیکھنا چاہئے کہ اس کا دوست کیسا ہے ویسا ہی وہ ہوگا۔
- 61 "ان من البيان السحرا" تحقیق بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔



- 62 "انا مدينة العلم وعلى بابها" میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ۔<sup>۱</sup>
- 63 "انت ومالك لابيبك" تو اور تیرا مال تیرے باپ کیلئے ہیں۔
- 64 "ان تفعل الخير خير لك" اگر تو نیکی کرے گا تو تیرے ہی حق میں اچھا ہے۔
- 65 "انزلوا الناس منازلهم" آدمیوں کو ان کے منازل میں اتارا کرو۔
- 66 "انظري فانما هو جنتك ونارك" عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ خبردار تمہارے شوہر ہی تمہارے لئے دوزخ اور جنت ہیں۔
- 67 "انها كم عن قيل وقال وكثرة السؤال" قیل و قال اور زیادہ سوال کرنے سے تم کو منع کرتا ہوں۔
- 68 "الاسلام حسن الخلق" اچھے خلق کو اسلام کہتے ہیں۔
- 69 "الاسلام يحبوا قبله والهجرة يجب ما قبلها" اسلام اور ہجرت اپنے سے پہلی باتوں سے قطع تعلق کر دیتی ہیں۔
- 70 "الا لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق" خبردار مخلوق کی طاعت کے باعث خالق کی کوئی معصیت نہ کرنا۔
- 71 "الاسلام يعلو ولا يعلی" اسلام غالب رہے گا کبھی مغلوب ہوگا۔
- 72 "اياك ودعوة المظلوم" مظلوم کی دعا سے ڈرتے رہنا۔
- 73 "اياك وقرين السوء فانك به تعرف" بد ہم صحبت سے ڈرنا کیونکہ تم اس سے پہچانے جاتے ہو۔
- 74 "اياك والخيانة فانها بئست البطانة" خیانت بُرا زادار ہے اس سے بچنا۔
- 75 "اياك وما يسؤ الاذن" جو بات کانوں کو بُری معلوم ہوتی ہے اس سے بچو۔
- 76 "اياكم وخضراء الدمن" رذیل عورت سے بچنا اور اس کے حسن سے فریب نہ کھانا۔
- 77 "الايمان نصفان نصف في الشكر ونصف في ابصر" ایمان کے دو حصہ ہیں: نصف کو شکر اور نصف کو صبر کہتے ہیں۔

<sup>۱</sup> مکمل روایت یوں ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اس کی اساس ابو بکر اور اس کی دیوار عمر اس کی چھت عثمان اور اس کا دروازہ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں۔ (تھاوی حدیثیہ)

- 78 ”البر حسن الخلق والاثم ماحاك في صدرك وكرهت ان يطلع الناس“ نیکی تو حسن خلق کو کہتے ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینہ میں کھلے اور لوگوں کے اس سے مطلع ہونے کو تو مکروہ جانے۔
- 79 ”بروا آباءکم تدرکم ابنائکم وعفوا نفع نساءکم“ اپنے باپوں کے ساتھ نیکی کرو تو تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ نیکی کریں گے اور تم عفت اختیار کرو تو تمہاری عورتیں صاحب عصمت بنیں گی۔
- 80 ”بعثت بمدارات الناس“ آدمیوں کے ساتھ مدارات کرنے کو میں مبعوث ہوا ہوں۔
- 81 ”البينة على المدعى واليمين على من انكر“ مدعی کے ذمہ شہادت پیش کرنا اور انکار کرنے والے کیلئے قسم کھانا ہے۔
- 82 ”البلاء مؤكل بالنطق“ گویائی مصیبتیں پیدا کرتی ہے۔

- 83 ”ترك الشر صدقة“ شر کا چھوڑ دینا بھی صدقہ ہے۔
- 84 ”تعرف الى الله في الرخاء يعرفك في الشدة واعلم ان ما اخطاك لم يكن بصيبك وما اصابك لم يكن ليخطك وان النصر مع الصبر وان الفرج من الكرب وان مع العسر يسرا“ آسائش کی حالت میں خدا کو پہچان، سختی کی حالت میں خدا تجھے پہچانے گا اور جان لے کہ جو چیز تجھے نہیں پہونچی وہ پہونچنے والی ہی نہ تھی اور جو تجھے پہونچی وہ خطا کرنے والی ہی نہ تھی اور تحقیق نصرت صبر کے ساتھ ہے اور کشائش سختی کے ساتھ اور تکلیف کے ساتھ راحت ہے۔
- 85 ”التودد الى الناس نصف العقل“ لوگوں سے محبت کر برتاؤ کرنا آدمی عقلمندی ہے۔
- 86 ”التواضع لا يزيد الارتفاعه“ تواضع درجات کی بلندی ہی کو زیادہ کرتی ہے۔
- 87 ”تعس عبد الزوجة“ بی بی کا غلام ہلاک ہو جاتا ہے (یعنی زن خرید نقصان اٹھاتا ہے)۔
- 88 ”تمسكوا بالعروة الوثقى قول لا اله الا الله“ لا اله الا الله عروۃ الوثقی ہے اس کے ساتھ تمسک کرو۔
- 89 ”تهادوا و تحابوا“ باہم تحفہ سمجھو اور آپس میں دوست بن جاؤ۔



۹۰ ”ثلاث من كن فيه وجد حلاوته الايمان ان يكون الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا الله وان يكره ان يعود في الكفر بعد اذا نقده الله منه كما يكره ان يلقي في النار“ جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی اس نے ایمان کی حلاوت پائی، ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا سے اس کو دوست تر ہوں دوسرے یہ کہ جس سے اس کی دوستی ہو خدا ہی کے واسطے ہو تیسرے یہ کہ جب خدا نے اسے کفر سے نکال لیا تو کفر میں لوٹ جانے کو دیا ہی مکروہ سمجھے جیسا کہ دوزخ میں پڑنے کو مکروہ سمجھتا ہے۔

۹۱ ”ثلاث من كن فيه حاسبه الله حسابا يسيرا او ادخله الجنة برحمة تعطى من جرمك وتعفو من ظلمك وتصل من قطعك“ جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی خدا اس کا حساب آسانی سے لے گا اور اپنی رحمت سے اسے جنت دے گا اول یہ کہ جس نے تجھے محروم کیا تو اس کے ساتھ عطا کر دوسرے یہ کہ جس نے تجھ پر ظلم کیا تو اسے معاف کر تیسرے یہ کہ جس نے تیرے ساتھ قطع رحم کیا تو اس کے ساتھ صلہ رحم کر۔

۹۲ ”ثلاث منجيات خشية الله تعالى في السر والعلانية والعدل في الرضا والغضب والقصد في الفقر والغنى“ تین باتیں نجات دینے والی ہیں اول یہ کہ ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرے دوسرے رضا اور غضب دونوں میں عدل کرے تیسرے فقر و غنا کی حالت میں میانہ روی اختیار کرے۔

۹۳ ”الثناء ربيع المؤمن“ حمد و ثنا کرنا مومن کی بہار ہے۔

۹۴ ”ثلاث مهلكات هوى متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسه“ تین باتیں ہلاک کرنے والی ہیں حرص و ہوا کی متابعت بخل کی اطاعت آدمی کا اپنی ذات پر غرور کرنا۔



۹۵ ”الجار قبل الدار والرفيق قبل الطريق“ مکان لینے سے پہلے ہمسایہ کو ٹھول لیا کرو اور سفر کرنے سے قبل رفیق تلاش کر لیا کرو۔

۹۶ ”جف القلم بما انت لاق“ جس سے تو ملنے والا ہے اس کے نام سے قلم خشک ہو گیا یعنی قیامت سے اور دوزخ سے ڈرنا رہ ان دونوں کے نام سے قلم خشک ہو گیا ہے۔

۹۷ ”الجماعة رحمة والفرقة عذاب“ اتفاق رحمت ہے اور نفاق عذاب ہے۔

۹۸ ”الجنة تحت اقدام الامهات“ جنت ماؤں کے پیروں کے تلے ہے۔

۹۹ ”الجنة تحت ظلال السيوف“ بہشت تلواروں کے سایہ کے تلے ہے۔

۱۰۰ ”جمال الرجل فصاحة لسانه“ آدمی کی خوبصورتی اس کے زبان کی فصاحت ہے۔

- ۱۰۱ ”حب الدنيا راس كل خطية“ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی سردار ہے۔
- ۱۰۲ ”الحب في الله والبغض في الله من افضل الاعمال“ خدا کے واسطے محبت اور خدا ہی کے واسطے بغض افضل اعمال ہے۔
- ۱۰۳ ”حبك الشئى يعمى ويصم“ چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔
- ۱۰۴ ”الحرب خدعة“ جنگ مکر و فریب ہے۔
- ۱۰۵ ”الحسب المال والكرم التقوى“ حسب مال ہے اور کرم تقویٰ ہے۔
- ۱۰۶ ”حسبك بالصحة والسلامة داء“ بیماری کی طرف سے تجھے صحت و سلامتی ہی بس ہے یعنی ہمیشہ کی تندرستی اچھی نہیں۔
- ۱۰۷ ”حسن السؤال نصف العلم“ عمدہ طریق سے پوچھنا آدھا علم ہے۔
- ۱۰۸ ”حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات“ جنت مکارہ سے اور دوزخ شہوات سے ڈھکی ہے۔
- ۱۰۹ ”الحكمة ضالة المؤمن“ حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے۔
- ۱۱۰ ”الحلال بين والحرام بين“ حلال و حرام ظاہر ہیں۔
- ۱۱۱ ”الحياء خير كلمة“ حیاہ کامل بھلائی ہے۔

۱۶۲ ”خذ الحکمة ولا یضرك من ای دعاء خرجت“ حکمت چاہے کسی مخرج سے نکلے وہ تمہیں مضرت نہیں پہنچائے گی اسے حاصل کرلو۔

۱۶۳ ”خصلتان لا یجتمعان الا فی مومن السخا وحسن الخلق“ سخاوت اور حسن خلق دو ایسی خصلتیں ہیں جو سوائے مومن کے اور کسی میں جمع نہیں ہوتیں۔

۱۶۴ ”خصلتان لا یجتمعان فی مومن البخل وسوء الخلق“ بخل اور بد اخلاقی دو ایسی خصلتیں ہیں جو مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

۱۶۵ ”الخلق کلهم عیال الله واحبهم الی الله انفعهم لعیالہ“ تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے پس جو اس کی عیال یعنی مخلوق کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے وہی خدا کا بڑا دوست ہے۔

۱۶۶ ”خیر الامور اوسطها“ میانہ روی اچھا کام ہے۔

۱۶۷ ”خیر الرزق مالا یطغیک ولا یلهیک“ اچھا رزق وہ ہے جو تجھے طغیان اور لہو میں نہ ڈالے۔

۱۶۸ ”خیر العمل ان تفارق الدنیا ولسانک رطب من ذکر الله“ دنیا کو چھوڑ دینا اور اپنی زبان کو خدا کے ذکر سے تر و تازہ کرنا نیک عمل ہے۔

۱۶۹ ”خیر کم لاهلہ وانا خیر کم لاهلی“ میں اپنے اہل کے ساتھ ایسا سلوک (نیکی) کرتا ہوں جیسا تم لوگ اپنے اہل کے ساتھ نہیں کرتے۔ پس تم لوگوں میں اچھا وہی ہے جو اپنے اہل کے ساتھ نیک ہو۔

۱۷۰ ”خیر کم خیر کم لاهلی بعدی“ جو میرے بعد میرے اہل کے ساتھ نیکی کرے گا وہی نیک آدمی ہے۔

۱۷۱ ”خیر الناس انفعهم للناس“ جو آدمیوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے وہی سب سے اچھا آدمی ہے۔





۱۲۲ ”الدال على الخير كفاعله والدال على الشر كفاعله“ خیر پر رہنمائی کرنے والا خیر کرنے والے کے برابر ہے اور شر کی طرف رہنمائی کرنے والا شریر کی مانند ہے۔

۱۲۳ ”الدعاء مع العبادة“ دعا خلاصہ عبادت ہے۔

۱۲۴ ”دع ما يربيك الى مالا يربيك فان الصدق طمانينة والكذب رية“ جو چیز تجھے شک میں نہ ڈالنے والی چیز سے مشکوک کرے اسے چھوڑ دے۔ تحقیق صدق تسلی ہے اور کذب شک ہے۔

۱۲۵ ”الدنيا سجن المومن والجنة الكافر“ دنیا مومن کیلئے جیل خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

۱۲۶ ”الدنيا عرض حاضر يا كل منها البر والفاجر والاخرة وعد صادق يحكم فيها ملك عادل يحق الحق ويبطل الباطل فكونوا بناء الاخرة ولا تكونوا ابناء الدنيا فان كل امر يتبعها ولدھا“ دنیا مال موجودہ ہے۔ اس سے نیک و بد دونوں کھاتے ہیں اور آخرت سچا وعدہ ہے آخرت میں بادشاہ عادل کی حکومت ہوگی وہ حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کر دکھائے گا۔ تم لوگ آخرت کے بیٹے ہو جاؤ دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ ہر بیٹا اپنی ماں کی متابعت کرتا ہے۔

۱۲۷ ”الدنيا كلها متاع وخير متاعها لمرأة الصالحة“ تمام دنیا متاع ہے اور اس میں سب سے اچھا متاع نیک عورت ہے۔

۱۲۸ ”الدنيا مرزعة الاخرة“ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

۱۲۹ ”دور و امع كتاب الله حيثما“ جس طرف اللہ کی کتاب پھرے ادھر ہی تم بھی پھر جاؤ۔

۱۳۰ ”الدين النصيحة كله“ دین نصیحت ہے۔ یعنی دین اول تا آخر نصیحت و بھلائی ہے۔

۱۳۱ ”دين المرء عقله ومن لا دين له لا عقل له“ مرد کا دین اس کی عقل ہے اور جس کا دین نہیں اس میں عقل کہاں۔



132 ”ذكر الله شفاء القلوب“ اللہ کا ذکر قلوب کی شفا ہے۔

133 ”الذنب لا ينسى البر لا يبلى والديان لا يموت فكن كما شئت“ گناہ بھولا نہیں جاتا نیکی پرانی نہیں ہوتی اور دیان کو موت نہیں، پس تو جیسا ہونا چاہتا ہے ہو جا۔

134 ”ذهب حسن الخلق بخير الدنيا والاخرة“ خوش اخلاق دنیا اور آخرت کی نیکی کو لے گیا۔

135 ”ذوالوجهين لا يكون عند الله وجيها“ منافق اللہ کے نزدیک وجیہ نہیں ہوتا۔



136 ”رأس الحكمة مخافة الله“ خدا کا خوف ساری حکمت کا سر (راز) ہے۔

137 ”رأس الدين الورع“ پرہیزگاری دین کا سر (راز) ہے۔

138 ”رأس العقل بعد الايمان التودد الى الناس“ ایمان کے بعد عقل کا سر (راز) یہ ہے کہ آدمیوں کے ساتھ محبت رکھے۔

139 ”الرضاء بغير الطباء“ رضاعت غیر طبعی ہے۔

140 ”رحم الله عبدا قال خيرا فغنم او سكت و سلم“ اس بندہ پر خدا رحم کرے جس نے نیک بات کہی پس قیمت جانا گیا یا چپ رہا اور سلامت رہا۔

141 ”رضيت لامتي ما رضى الله لها“ جس بات میں میری اُمت کیلئے خدا کی مرضی ہے میں اسی سے خوش ہوں۔

142 ”رياض الجنة المساجد“ مسجدیں بہشت کے باغ ہیں۔



143 ”زرغبًا تزدد حبًا“ فاصلہ سے ملاقات کیا کر تیری محبت زیادہ ہوگی۔

### ﴿ سن ﴾

- 144 "السعيد من وعظ بغيره" سعيد وہ ہے جو دوسرے شخص کی نسبت نصیحت سن کے خبردار ہو جائے۔
- 145 "سید القوم خادمهم" سردار قوم کا خادم ہوا کرتا ہے۔
- 146 "السيوف مفتاح الجنة" تلواریں بہشت کی کنجیاں ہیں۔
- 147 "السفر قطعة من العذاب" سفر عذاب کا ایک حصہ ہے۔

### ﴿ ش ﴾

- 148 "الشاهد يرى مالا يرى الغائب" حاضر جو بات دیکھتا ہے اسے غائب نہیں دیکھتا۔

### ﴿ ص ﴾

- 149 "الصبر خير مركب" صبر اچھی سواری ہے۔
- 150 "الصبر مفتاح الفرج والزهد غنى الابد" صبر کشائش کی کنجی ہے اور زہد ہمیشہ کا غنا ہے۔
- 151 "الصلوة عماد الدين" نماز دین کا ستون ہے۔
- 152 "الصحة والفراغ نعمتان مغبوتتان فيهما اكثر الناس" صحت و فراغت خسارے کی نعمتیں ہیں ان دونوں میں اکثر لوگ مبتلا ہیں۔
- 153 "الصلوة مفتاح كل خير النبذ مفتاح كل شر" نماز تمام نیکیوں کی کنجی ہے اور شراب سب برائیوں کی کنجی ہے۔
- 154 "صوموا تصحوا" روزہ رکھو گے تو صحت سے رہو گے۔

### ﴿ ض ﴾

- 155 "ضالة المومن العلم" علم مومن کی گم شدہ چیز ہے۔

### ﴿ ط ﴾

- 156 "طاعة المراءء ندامة" جو رو کی اطاعت کرنا شرم کی بات ہے۔
- 157 "طوبى لمن شغله عيبه عن العيوب الناس" خوشخبری ہو اسے جو اپنے عیب کے باعث دوسروں کی عیب جوئی نہیں کرتا۔
- 158 "طوبى لمن طال عمره وحسن عمله" خوش قسمت ہے وہ جس کی عمر دراز ہوئی اور نیک عمل کئے۔

### ﴿ ظ ﴾

- 159 "ظهر المومن حمى الا بحقه" مومن کی پیٹھ محفوظ جگہ ہے اسے مارنا نہ چاہئے مگر حکم شرعی سے۔

### ﴿ ذ ﴾

- 160 "العدة دين" وعدہ کو قرض سے زیادہ سمجھا کرو۔
- 161 "العزلة سلامة" گوشہ نشینی سلامتی ہے۔
- 162 "الغرق دساس" رگ مخفی طور سے سرایت کرنے والی چیز ہے۔
- 163 "عفو الملكوك للملك" بادشاہوں کا عفو ملک کیلئے بقا کا باعث ہے۔
- 164 "على اليد ما اخذت حتى تؤدبه" جو تو نے لیا ہے وہ تیرے ذمہ ہے یہاں تک کہ تو اسے ادا کرے۔
- 165 "العفو لا يزيد العبد الاعزا" درگزر بندے میں عزت کو بڑھاتی ہے۔
- 166 "العين حق" نظر حق ہے (خیر ہو جیسے نگاہ اولیاء کہ جس سے ہزاروں کی تقدیر بدلتی ہے اور نگاہ شر جسے نظر بد کہا جاتا ہے)۔

### ﴿ ف ﴾

- 167 "الغنى اغنى النفس والفقر فقر النفس" نفس کی بے پروائی غنا ہے اور نفس کی محتاجی فقر ہے۔

## ﴿ ف ﴾

- ۱۶۸ ”الفتنة نائمة لعز الله من يقظها“ فتنہ سوئی ہوئی چیز ہے خدا اس پر لخت کرے جو اسے جگائے۔
- ۱۶۹ ”فضل العلم خير من فضل العبادة“ علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے۔
- ۱۷۰ ”الفاجر من اتبع نفسه وتمنى على الله“ فاجر وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کر کے اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھے۔
- ۱۷۱ ”فعل المعروف يفي مصارع السوء“ احسان اور نیکی کرنا ہلاکت کی جگہ سے بچاتا ہے۔
- ۱۷۲ ”في كل ذات كبد حراء اجر“ ہر ایک پیاسے جاندار کو پانی پلانا ثواب ہے۔

## ﴿ ق ﴾

- ۱۷۳ ”القريب من قربة المودة وان بعد نسبة“ قریب وہ شخص ہے جس کو دوستی نے قریب کیا ہو گو نسب میں دور ہو۔
- ۱۷۴ ”قل امنت بالله ثم استقم“ کہہ کہ میں اللہ پر ایمان لایا پھر اسی پر قائم رہ۔
- ۱۷۵ ”قلة العيال احد اليسارين“ عیال کی کمی دو آسانیوں کی ایک آسانی ہے۔
- ۱۷۶ ”قل الحق وان كان مرا“ حق بات کہو چاہے وہ کڑوا ہو۔
- ۱۷۷ ”قليل تؤدى شكرة خير من كثير لا تطيقه“ تھوڑا احسان جس کا تو شکر ادا کر سکے اچھا ہے اس بڑے احسان سے جس کا تو شکر نہ ادا کر سکے۔
- ۱۷۸ ”القناعة كنز لا ينفي“ قناعت ایسا خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا۔
- ۱۷۹ ”قيد وتوكل“ مقید کر اور توکل اختیار کر۔



180 ”کفی بالمرء ان یضیع من یقوت“ مرد کیلئے یہ گناہ کافی ہے کہ وہ اس شخص کو ضائع کرے جو اسے قوت پہنچاتا ہے۔

181 ”کفی بک اثما ان لا تزال مخاصما“ تیرے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑتا رہے۔

182 ”کفی بالدھر او عطاءً وبالموت مفرقاً“ دنیا میں نصیحت کرنے کیلئے زمانہ اور جدائی کو کافی ہے۔

183 ”کنوز الدر کتمان المصائب“ نیکی کا خزانہ مصائب کے چھپانے میں ہے۔

184 ”کل آت قریب“ ہر آنے والی چیز قریب ہے۔

185 ”کل الصيد فی جوف الفرا“ گور خر کے شکار سے سب شکار نیچے ہیں۔

186 ”کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیۃ“ تم سب لوگ چرواہے ہو تم سے قیامت کے دن رعیت کے معاملہ میں باز پرس ہوگی۔

187 ”کل المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ“ ہر مسلمان پر مسلمان کا خون اور مال اور آبرو حرام ہے۔

188 ”کل معروف صدقہ“ ہر نیکی اور احسان صدقہ ہے۔

189 ”کل مؤذ فی النار“ ہر ایذا دینے والا دوزخی ہے۔

190 ”کلمو الناس بما یعرفون ودعو ما ینکرون“ جس بات سے آدمی مانوس ہوں وہی ان سے کہو اور جس سے وہ انکار کریں اسے چھوڑو۔

191 ”کما تدین تدان“ جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے۔

192 ”کما تکنونوا یولی علیکم“ جیسے تم لوگ ہو ویسا ہی حاکم تم پر مسلط کر دیا گیا ہے۔

193 ”کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد نفسک فی اهل القبور“ دنیا میں ایسے ہو جاؤ گویا ایک مسافر ہو یا ایک راستہ چلنے والے۔ اور اپنے نفس کو اہل قبور میں شامل کر لو۔

194 ”الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ هو اها وتمنی علی اللہ الامانی“ جس نے اپنے نفس سے محاسبہ کیا اور حالت موت کے بعد کیلئے عمل کیلئے وہی صاحب فہم ہے اور جس نے اپنے نفس کی خواہشوں کی متابعت کی اور اللہ سے اُمید کی تمنا کی وہ عاجز ہے۔

199 "لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين" تمہارا کوئی ایک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے باپ بیٹے تمام لوگوں سے محبوب تر نہ ہوں۔

199 "لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب نفسه" تمہارا کوئی مومن نہیں جب تک اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

197 "لدو الموت انبو للخراب" جو مرنے کیلئے اور بناؤ خراب ہونے کیلئے۔

198 "لا عقل كالتدبير" عقل جیسی کوئی تدبیر کی طرح عقل نہیں یعنی تدبیر عقل سے فوقیت رکھتی ہے۔

199 "لست من الباطل ولا الباطل مني" میں باطل سے نہیں ہوں اور باطل مجھ سے نہیں ہے۔

200 "لا ترفع عصاك عن اهلك" اپنی اہل سے اپنی لاٹھی کو نہ اٹھاؤ۔

201 "ليس الشديد من غلب الناس انما الشديد من غلب نفسه" لوگوں پر غالب ہونا شدید نہیں ہاں اپنے نفس پر غالب ہونا شدید ہے۔

202 "ليس الجز كالمعائنة (شنیدہ کے بودمانند دیدہ)" یعنی سنی ہوئی شے دیکھی ہوئی جیسی نہیں۔

203 "لن يشاء الدين احد الا عليه" نہیں چاہتا کوئی دینداری مگر وہ اس پر غالب آتا ہے۔

204 "لا حب كحسن الخلق" خوش اخلاقی سے بڑھ کر کوئی محبت نہیں۔

205 "لا ايمان لمن لا امانت له" جو امانت دار نہیں وہ ایمان دار نہیں۔

206 "لا دين لمن لا عهد له" جو عہد کو پورا نہ کرے وہ دیندار نہیں۔

207 "لا فقر اشد من الجهل" جہالت سے بڑھ کر سخت محتاجی نہیں ہے۔

208 "لا مال اعز من العقل" عقل سے زیادہ پیاری تو نگری نہیں ہے۔

209 "لا تطهر الشماتة باخيك فيعاقبه الله ويبيك" اپنے بھائی کو شرمسار نہ کرو کہیں خدا تمہاری گرفت نہ کرے اور تمہیں بھی اس میں آلودہ کر دے۔



۲۱۰ ”ماء زمزم شفاء لما شرب له“ زمزم کا پانی جس مرض کیلئے پیا جائے شفا ہے۔

۲۱۱ ”ما آمن بالقرآن من استحل حرامہ“ جس نے محرم قرآنی کو حلال جانا وہ قرآن پر ایمان نہ لایا۔

۲۱۲ ”ما اعطی عبد شیئا شرا من طلاقه فی لسانہ“ جس آدمی کی زبان میں زیادہ طاقت دی گئی ہے اسے بری چیز دی گئی ہے۔

۲۱۳ ”ما تشاور قوم الا هدوا“ جن لوگوں نے باہم مشورہ کیا انہوں نے ہدایت پائی۔

۲۱۴ ”ما جمع شئی الی شئی احسن من حلم الی علم“ علم کے ساتھ حلم جیسا احسن ویسی کوئی دو چیزیں باہم جمع نہیں ہوئیں۔

۲۱۵ ”ما نقص مال من صدقة“ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔

۲۱۶ ”ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد“ جس نے استخارہ کیا نقصان نہیں اٹھایا جس نے باہم مشورہ کیا نادم نہیں ہوا جس نے میانہ روی اختیار کی محتاج نہ ہوا۔

۲۱۷ ”ما راہ المسلمون حسنا فهو عند الله حسن“ جو چیز مسلمانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے وہی خدا کے نزدیک اچھی ہے۔

**فائدہ:** بدعتِ حسنہ کے تمام امور کی اصل یہی حدیث ہے۔

۲۱۸ ”ما ضاق مجلس متحابین“ محبت کرنے والوں کی مجلس تنگ نہیں ہوتی۔

۲۱۹ ”ما قل و کفی خیر مما کثر والہی“ تھوڑی اور کافی چیز اس سے اچھی ہے جو بہت ہو اور لہو میں ڈالے۔

۲۲۰ ”ما کان الرفق فی شئی الا زانہ“ رفق ہر چیز کی زینت ہے۔

۲۲۱ ”ما هلك المرء عرف قدره“ جس نے اپنا مرتبہ پہچانا وہ کبھی ہلاک نہیں ہوا۔

۲۲۲ ”ما هو بمومن من لایا من جارہ بوائقه“ جس کا ہمسایہ جس کے شر سے ایمن نہیں وہ مسلمان نہیں یعنی کامل انسان نہیں۔

۲۲۳ ”مت مسلما ولا تبال“ مسلمان مر، اور کچھ پرواہ نہ کر۔

۲۲۴ ”المجالس بالا مانة“ جتنے کے کام امانت سے چلتے ہیں۔

225 ”محرم الحلال كمحل الحرام“ حلال شے کو حرام کرنے والا اس شخص کے مانند ہے جو حرام کو حلال کر دے۔

226 ”المرء كثير باخيه“ جتنے والے کو تنہا کبھی نہ سمجھنا۔

227 ”المرء مع من احب“ مرد اپنے دوست کے ساتھ ہے۔

**فائدہ:** یہ حدیث شریف دورِ حاضرہ اہلسنت (بریلوی) کی تائید کرتی ہے کہ انہیں انبیاء اولیاء صلحاء کے ساتھ محبت و عقیدت نصیب ہے۔ (اویسی غفرلہ) کہتا ہے۔

احب الصالحين ولست منهم لعل الله يرزقني صلاحاً

228 ”المستشار مؤتمن“ مشیر راز کا کائنات دار ہونا چاہئے۔

229 ”المسلم من سلم الناس من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما حرم الله“ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جس نے اس چیز کو چھوڑا جسے خدا نے حرام کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے: ”المسلم من سلم المسلمون من يده ولسانه“ مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ اور زبان سے تمام مسلمان محفوظ ہوں۔

230 ”مع كل ترحه“ ہر خوشی کے ساتھ ایک رنج بھی ہوا کرتا ہے۔

231 ”مفتاح الجنة لا اله الا الله“ لا اله الا الله جنت کی کنجی ہے۔

232 ”ملاك الدين الودع“ پرہیز گاری دین کا سامان ہے۔

233 ”المكر والخديعة في النار“ مکار و فریبی دوزخی ہے۔

234 ”من ابطاء به عمله يسرع به نسبه“ جو عمل میں بیکار ہے اسے نسب آگے بڑھا نہیں سکتا۔

235 ”من اتقى الله وقاه كل شئ“ جو خدا سے ڈرا خدا نے اسے سب آفتوں سے محفوظ رکھا۔

236 ”من احب ان يعلم منزلة عند الله فنظر منزلة الله عنده“ جو اللہ کے نزدیک اپنا مرتبہ جاننا چاہتا ہے وہ اللہ کا مرتبہ اپنے نزدیک دیکھ لے۔

237 ”من احب شئ اكثر من ذكره“ جس نے جس چیز کو دوست رکھا وہ اسی کے نام کی تسبیح پڑھے گا۔

جیسے اہلسنت (بریلوی) کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار ہو کر کہتے ہیں۔

زبان تا بود در دہاں جا نیکر ثنائے محمد ﷺ بود دلپذیر

238 ”من احب دنياه اضر بآخرة ومن احب آخرة اضر بدنياه فاشروا ما يبقئ على ما يفتئ“  
جس نے دنیا کو دوست رکھا اپنی آخرت کو ضرر پہونچایا اور جس نے آخرت کو دوست رکھا اپنی دنیا کو ضرر پہونچایا  
پس قافی کے آگے باقی کو اختیار کرو۔

239 ”من احب لقاء الله احب لقاءه“ جس نے خدا کو دیکھنا چاہا اسے خدا بھی دیکھنا چاہے گا۔  
240 ”من احدث في امرنا ما ليس فيه فهورد“ جس نے کوئی نئی بات میرے دین میں پیدا کی جو اس میں نہیں ہے  
وہ مردود ہے۔

241 ”من ارضى الناس بسخط الله وكله الله الى الناس“ جس نے آدمیوں کو اس بات پر راضی کیا  
کہ خدا کا غضب ان پر نازل ہو خدا اسے مخلوق کے سپرد کر دے گا۔

242 ”من اطاع الله فقد ر فاز“ جس نے خدا کی اطاعت کی وہ اپنے مقصد کو پہونچا۔  
243 ”من اعان ظالما سلطه الله عليه“ جس نے ظالم کی مدد کی خدا اسی ظالم کو اس پر مسلط کر دے گا۔  
244 ”من بث لم يصبر“ جو پریشان ہو اس میں صبر کہاں۔

245 ”من بورك له في شئى فليلمزمه“ جس کو کسی بات میں برکت دی گئی ہو اس کو چاہئے کہ اس کا التزام رکھے۔  
246 ”من تانى اصاب او كادو من عجل اخطاء او كاد“ جس نے کام میں دیر کی وہ کامیاب ہو یا  
قریب کامیابی کے ہے اور جس نے جلدی کی اس سے خطا ہوئی یا قریب خطا کے ہے۔

247 ”من تشبه بقوم فهو منهم“ جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت پیدا کی وہ انھیں میں سے ہے۔  
248 ”من تعلق بشئى وكل اليه“ جس نے کسی شے سے تعلق پیدا کیا وہ اس کو سونپ دیا گیا۔  
249 ”من حسن اسلام المرء تركه مالا يعينيه“ جو مرد عمدہ طریق پر اسلام لایا اس نے ہر لغویت سے  
کنارہ کشی اختیار کر لی۔

250 ”من حسن اسلام المرء تركه مالا يعينيه“ حسن اسلام اس میں ہے کہ آدمی بیکار باتوں کو چھوڑ دے۔  
251 ”من رتق حول الحمى يوشك عان يواقعه“ مکروہ چیزوں کے اختیار کرنے سے مرتکب حرام ہو گا۔  
252 ”من رضى بقسمة الله استغنى“ جو خدا کی تقسیم پر راضی رہا مستغنی ہو گیا۔  
253 ”من رضى عن الله رضى الله عنه“ جو خدا سے راضی ہے خدا اس سے راضی ہے۔



254 ”من سرتہ حسنة وساتہ سیئة فهو مومن“ جو نیک اعمال سے خوش ہوتا ہے اور بد افعال سے ناراض وہی مومن ہے۔

255 ”من صمت نجا“ جو چپ رہا نجات پا گیا۔

256 ”من ضمن لی ما بین لحيیہ وما بین رجلیہ ضمنت له علی اللہ الجنة“ جس نے میری خاطر سے اپنی زبان کو بری باتوں سے اور شرمگاہ کو زنا سے بچایا میں ضامن ہوں اسے خدا سے جنت دلوں گا۔

257 ”من عمل بما یعلم ورثہ اللہ علم مالا یعلم“ جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ اسے اس چیز کا وارث کر دے گا جسے وہ نہیں جانتا۔

258 ”من غشنا فلیس منا“ جس نے ہمارے ساتھ آلودگی کی وہ ہمارے گروہ سے نکل گیا۔

259 ”من فارق الجماعة شرا ففقد ربة الاسلام“ جو جماعت سے ایک بالشت بھر بھی علیحدہ ہو گیا اس نے اسلام کی رشتی اپنی گردن سے نکال پھینکی۔

260 ”من کثر سواد قوم فهو منهم“ جس نے جس قوم کی تعداد کو زیادہ کیا وہ اسی قوم میں سے ہے۔

261 ”من کنت مولاہ فعلی مولاہ“ جس کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے۔

262 ”من لا یرحم لا یرحم“ جس نے رحم نہیں کیا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

263 ”من لم یکن ذنباً اکلته الذیاب“ بھیڑیوں کے ساتھ بھیڑیا بن جایا کر نہیں تو وہ تجھے کھا جائیں گے۔

264 ”من مزح استخف به“ جس نے مزاح کیا وہ خفیف ہوا۔

جائز مزاح جائز ہے تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ”اسلامی ہنسی مذاق“۔

265 ”من نوفش الحساب عذب“ حساب میں جھگڑا عذاب ہے۔

266 ”منهو مان لا یشبعان طالب علم و طالب الدنیا“ طالب علم اور طالب دنیا دو بھوکے حریص ہیں یہ کبھی سیر نہ ہوں گے۔

267 ”المومن مرآة المومن“ مومن مومن کا آئینہ ہے۔

268 ”المومن من امنہ الناس علی اموالہم وانفسہم“ مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے جان و مال محفوظ ہوں۔

269 ”المومن یسر المؤونة“ مومن وہ ہے جس کی ضرورتیں آسان ہوں۔

۲۷۰ ”المومنون كرجل واحد“ سب مسلمان جسم واحد ہیں۔

۲۷۱ ”من كان اخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة“ جس نے مرتے دم لا الہ الا اللہ کہہ لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔



۲۷۲ ”الناس بزمانهم اشبه منهم بابائهم“ زمانہ میں جو سیرت باپوں کی ہوتی ہے، وہی بیٹوں کی ہوتی ہے۔

۲۷۳ ”الناس كاسنان المشط“ آدمیوں کا حال مثل کنگھی کے دندانوں کے ہے جہاں ایک ٹوٹا تو سب ٹوٹ چلے۔

۲۷۴ ”الناس معادن في الخير والشر“ آدمی خیر و شر کی کان ہیں۔

۲۷۵ ”نحن اهل بيت لا يقاس بنا احد“ ہم اہل بیت کے برابر کوئی نہیں۔

۲۷۶ ”نحن بنو عبد المطلب سادات اهل الجنة“ ہم لوگ بنی عبد المطلب اہل جنت کے سردار ہیں۔

۲۷۷ ”الندم توبة“ ندامت توبہ کے برابر ہے۔

۲۷۸ ”النساء حباثل الشيطان“ عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں۔

۲۷۹ ”نعم الصهر القدر“ قہر اچھا دلا دہے۔

۲۸۰ ”نية المومن خير من عمله“ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔



۲۸۱ ”وجدت الناس اخبر تفله“ آدمیوں کو آزما اور ان سے نفرت کر۔

۲۸۲ ”الوحدت خير من جليس السوء“ بد ہمنشین سے تنہائی اچھی ہے۔

۲۸۳ ”الود والعداوة يتوارثان“ محبت اور عداوت متواتر ہوتے ہیں۔

۲۸۴ ”الولد ثمرة القلب“ اولاد دل کا پھل ہے۔

۲۸۵ ”الولد مبخله مجنبة محزنة“ اولاد بخل نامرادی اور حزن کا باعث ہے۔

۲۸۶ ”الولد للفراش وللعاهر الحجر“ بیٹا صاحب فراش کیلئے اور زانی کیلئے محرومی ہے۔

۲۸۷ ”ويل للشاكين في الله“ خدا کی شکایت کرنے والوں پر افسوس ہے۔



288 ”الهدية تعور عين الحكيم“ ہدیہ حکیم کی آنکھوں کو بھی اندھا کر دیتا ہے۔

289 ”وہہا جنتک و نارك“ والدین تیرے جنت اور دوزخ ہیں۔

290 ”الهم نصف الهرم“ غم نصف بڑھا پا ہے۔



291 ”لا اله الا الله كنز من كنوز الجنة“ لا اله الا الله جنت کی کنجیوں میں سے ایک کنجی ہے۔

292 ”لا ايمان لمن لا امانة له“ جو امانت دار نہیں اس میں ایمان نہیں۔

293 ”لا تجتمع امتی علی ضلالة“ میری امت گمراہی پر اتفاق نہ کرے گی۔

294 ”لا تخلفوا فتختلف قلوبكم“ باہم اختلاف نہ کرو کہیں تمہارے دل مختلف نہ ہو جائیں۔

295 ”لا تسبو الدنيا فانها مطيبة المومن“ دنیا کو برا نہ کہو کیونکہ وہ مسلمان کی سواری ہے۔

296 ”لا تصحب الا مومنا ولا ياكل طعامك الا تقى“ مومن کی صحبت اختیار کر اور سوائے متقی کے کسی کو

کھانا نہ کھاؤ۔

**فائدہ:** یہ تقویٰ ہے ورنہ شرعاً ایسا نہیں۔

297 ”لا خير في صحبة من لا يرى لك ما ترى له“ اس کی صحبت بہتر نہیں جو تیرے لئے وہ فائدہ نہیں دیکھتا

جو تو اس کیلئے دیکھتا ہے۔

298 ”لا ضرر ولا ضرارا“ مسلمان خود کسی کو ضرر نہیں پہنچاتا نہ ضرر کے بدلہ میں کسی کو ضرر دیتا ہے۔

299 ”لا عقل كالتدبير ولا حسب كحسن الخلق“ کوئی عقل تدبیر کے برابر اور کوئی حسب نیک خلق کے

برابر نہیں۔

300 ”لا فقر اشد من الجهل ولا مال اضر من العقل ولا وحشت اشد من العجب“ کوئی فقر جہل سے

اشد نہیں اور کوئی وحشت غرور سے اشد نہیں۔

301 ”لا يجنى على المرء الا يده“ مرد کے ساتھ کوئی گناہ نہیں کرتا مگر اس کا ہاتھ۔

302 ”لا يزال الرجال بخير ما لم يطيعوا النساء“ جب تک عورتوں کی اطاعت نہ کریں گے مرد ہمیشہ اچھے رہیں گے۔

303 ”لا يشكر الله من لا يشكر الناس“ جو آدمیوں کا شکر گزار نہیں وہ خدا کا کیا شکر کرے گا۔

304 ”لا يغني حذر من قدر“ حذر قضا و قدر سے مستغنی نہیں کرتا۔

305 ”لا يلذع المومن من حجر مرتين“ مومن ایک سوراخ سے نہیں کاٹا جاتا۔

306 ”لا يكون الرجل من المتقين حتى يدع مالا باس فيه حدزا مما به باس“ مرد اس وقت تک

متقی نہیں ہوتا جب تک کہ خوف کی چیز کے حذر سے اس چیز کو نہ چھوڑ دے جس میں خوف نہیں۔

307 ”لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه“ کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوتا

جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے اسی بات کو نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

308 ”لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعاً لما جئت به“ کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوتا

جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی چیز کی نہ تابع ہو جائے۔

309 ”لا يؤمن عبد حتى يكون قلبه ولسانه سواء“ جب تک قلب اور زبان برابر نہ ہو کوئی عبد

مومن نہیں ہو سکتا۔

۳۱۰ ”یا ابن آدم ارض من الدنيا بالقوت فان القوت يموت كثير“ اے ابن آدم دنیا سے قوت کے ساتھ راضی ہو جا کہ مرنے والے کیلئے قوت ہی بہت ہے۔

۳۱۱ ”یا ابا بکر ما ظنك يا ثنين الله ثالثهما“ اے ابو بکر تمہارا کیا گمان ہے اللہ ہم دو میں تیسرا ہے۔

۳۱۲ ”یا ابا ذر جد و سفينة فان البحر عميق“ اے ابو ذر کشتی نئی بنا۔ دریا گہرا ہے۔

۳۱۳ ”یا انس اطب کسبک تستجب دعوتک“ اے انس لپٹا کسب پاک کر تیری دعا قبول ہوگی۔

۳۱۴ ”یا حرملة ایت المعروف و اجتنب المنکر“ اے حرملة امر معروف کی پیروی کر اور منکر سے بچ۔

۳۱۵ ”یا حبذا کل ناطق عالم و کل مستمع واء“ کیا اچھی بات ہے کہ ہر کہنے والا عالم ہے۔ اور ہر سننے والا اپنی سنی ہوئی بات کا محفوظ رکھنے والا ہے۔

۳۱۶ ”یا حذيفة تعملك يكتاب الله“ اے حذیفہ خدا کی کتاب پر عمل کر۔

۳۱۷ ”یا عبادة اسمع و اطع شی عسرك و يسرك“ اے عبادة سن لے کہ چاہے تجھے تنگی ہو یا فراخی اطاعت کر۔

۳۱۸ ”یا عقبه صل من قطعك واعط من حرمك“ اے عقبہ جس نے تیرے ساتھ قطع رحم کیا اس کے ساتھ تو صلہ رحمی کر اور جس نے تجھے محروم رکھا تو اسے عطا کر۔

۳۱۹ ”یا علی لا تزج الاربك ولا تخف الا ذنبك“ اے علی خدا کے سوا کسی سے اُمید نہ رکھ اور اپنے گناہ کے سوا کسی سے نہ ڈر۔

۳۲۰ ”یا عمر نعم المال الصالح للرجل الصالح“ اے عمر صالح کیلئے نیک مال اچھا ہے۔

۳۲۱ ”یا عم رسول الله اكثر من الدعاء بالعافية“ اے میرے چچا عباس عافیت کیلئے زیادہ دعا مانگا کرو۔

۳۲۲ ”یا فاطمه كونی له امة یكن لك عبدا“ اے فاطمہ اپنے شوہر کی خادمہ بن جا تیرا شوہر تیرا خادم ہو جائیگا۔

۳۲۳ ”یبصر احدكم القذى فی عین اخیه وینسی الجزء فی عینه“ تم میں سے کوئی تو ایسا ہے کہ اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا اور اپنے بھائی کی آنکھ کے تھکے پر بھی طعنہ دیتا ہے۔



324 ”یسروا ولا تعسروا وبشرو ولا تنفرو“ آسانی کو اختیار کرو اور سختی کو نہ اختیار کرو، لوگوں کو بشارت دو اور نفرت نہ دلاؤ۔

325 ”الیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع“ جھوٹی قسم ملکوں کو تباہ کر دیتی ہے۔

326 ”الیوم الرهان وغد السباق والغایة الجنة والهالك من دخل النار“ آج کا دن گھوڑ دوڑ کا ہے اور کل کا دن سبقت لے جانے کا ہے اور غایت اس کی بہشت ہے اور جو دوزخ میں داخل ہو وہی ہلاک ہونے والا ہے۔

327 ”یا ایہا الناس الا تستحیون تجتمعون مالا تاكلون وتبنون مالا تسکنون“ اے لوگو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی جو اس چیز کو جمع کرتے ہو جسے نہیں کھاتے اور وہ چیز بناتے ہو جس میں نہیں رہتے۔

328 ”یا ایہا الناس افشو السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا والناس نيام تدخلوا الجنة السلام“ اے لوگو! سلام کو عام کرو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، باہم صلہ رحم کرو۔ اور اس وقت نماز پڑھو جبکہ آدمی سوتے ہوں تو تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔

بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین بار یا معاذ کہہ کر پکارا اور تینوں بار جناب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لبیک کہہ کے جواب دیا۔ پھر جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ جو بندہ سچے دل اور پکے (پختہ) ایمان اور تصدیق قلب سے گواہی دے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بندہ پر آتش دوزخ کو حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر اجازت ہو تو میں یہ مژدہ روح افزا لوگوں کو پہنچا دوں۔ ارشاد ہوا کہ معاذ صبر کرو اگر لوگوں نے یہ بات سنی تو تکلیف کر لیں گے اور اعمال کی طرف سے بالکل فاضل ہو جائیں گے۔ پس معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش ہو رہے، مرنے کے وقت یہ بات ظاہر کی تاکہ انہما کرنے کا گناہ ان کے ذمہ نہ رہ جائے۔

- 329 سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ اپنے بھائی سے ایسا جھوٹ بولے جسے وہ سچ سمجھ جائے۔
- 330 آنکھیں زمین پر اور ہاتھ آستینوں میں رکھا کرو۔
- 331 بہت سا ہنسا دل کو مار ڈالتا ہے۔
- 332 جو بات ابھی منہ سے نہیں نکلی ہے وہ تمہارے اختیار میں ہے۔
- 333 دستِ زیرین سے دستِ بالا بہتر ہے۔ یعنی سخی سائل سے بہتر ہے۔
- 334 مسلمان مثل اس کل کے ہیں جس کا ایک پرزہ اگر ٹوٹ جائے گا تو ساری کل نکلی ہو جائے گی۔

### خاتمة الكتاب

فقیر آخر میں وہی عرض کرتا ہے جو حجۃ اللہ فی الہند شیخ الحدیث حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بحث کے آخر میں مدارج النبوۃ شریف میں لکھا کہ ان کلمات سے ہر ایک کلمہ عجائب و غرائب اور دین و دنیا کے آداب پر مشتمل ہے اور یہ قاعدے دنیا و آخرت میں نیک بختی کو شامل ہیں۔ اس قسم کے کلمات بے شمار اور بے اندازہ ہیں۔ بالفعل اس وقت جو نظر میں آئے انہیں لکھ دیا۔ ان میں سے ہر ایک کی شرح اور تفصیل اگر بیان کی جائے تو دفتر کے دفتر پُر ہو جائیں لیکن کام ختم نہ ہو۔

فقط

۶ / ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مغزلہ